سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

سوموار،31۔اگست 2015

(یوم الاثنین،15۔ذیقعد 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: سولھواں اجلاس

جلد 16: شمارہ 4

221

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 31۔اگست 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ اوقاف و مذہبی امور)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قرارداد

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت آرڈیننس (ترمیم) تعلیم القرآن و سیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2015 میں توسیع کی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) تعلیم القرآن و سیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2015 (15 بابت 2015) نافذ شدہ مورخہ 5۔جون 2015 میں مورخہ 3۔ستمبر 2015 سے دوبارہ نفاذ کے لئے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

222

(بی) رپورٹس کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال 09-2008

ایک وزیر حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال 09-2008 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ آڈٹ سال 10-2009 کے لئے حکومت پنجاب کا منصوبہ پروگرام برائے معاونت بحالی خشک سالی (DRAPP) کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ

ایک وزیر آڈٹ سال 10-2009 کے لئے حکومت پنجاب کا منصوبہ پروگرام برائے معاونت بحالی خشک سالی (DRAPP) کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان اور ڈی جی خان میں سی آر بی سی ایریا (تیسرا مرحلہ) میں رود کوہی کے انتظام وانصرام کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 12-2011

ایک وزیر محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان اور ڈی جی خان میں سی آر بی سی ایریا (تیسرا مرحلہ) میں رود کوہی کے انتظام وانصرام کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 12-2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ محکمہ مواصلات وتعمیرات، حکومت پنجاب، لاہور۔ فیصل آباد۔ جھنگ۔ بھکر روڈ (42-33 کلومیٹر) کو دو رویہ بنانے کے لئے آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 12-2011

ایک وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات، حکومت پنجاب، لاہور۔ فیصل آباد۔ جھنگ۔ بھکر روڈ (42-33 کلومیٹر) کو دو رویہ بنانے کے لئے آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 12-2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ محکمہ مواصلات وتعمیرات، حکومت پنجاب، فیصل آباد۔ سمندری روڈ (سمندری کے فیصل آباد بائی پاس کے درمیانی حصہ) کو دو رویہ بنانے کے لئے آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 13-2012

ایک وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات، حکومت پنجاب، فیصل آباد۔ سمندری روڈ (سمندری کے فیصل آباد بائی پاس کے درمیانی حصہ) کو دو رویہ بنانے کے لئے آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 13-2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

223

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا سولھواں اجلاس

سوموار، 31۔اگست 2015

(یوم الاثنین، 15۔ذیقعد 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝286

سُوۡرَۃُ البَقَرَۃ آیت 286

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بُرے
کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار اگر ہم سے بھول یا چُوک ہو گئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ
کیجیو۔ اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی
ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور

ہمیں
بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما(286)
وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضور ہم سے خفا ہیں منا کے لا
کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سنوار لیں
ابوبکرؓ سے کچھ آئینے عشق و وفا کے لا
دُنیا بہت ہی تنگ مسلماں پہ ہو گئی
فاروقؓ کے زمانے کے نقشے اُٹھا کے لا
محروم کر دیا ہمیں جس سے نگاہ نے
عثمانؓ سے وہ زاویے شرم و حیا کے لا
مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے گل
ارے دروازہء علیؓ سے یہ خیرات جا کے لا
باطل سے دب رہی ہے پھر اُمت رسول کی
منظر ذرا حسینؓ سے پھر کربلا کے لا

سوالات

(محکمہ اوقاف و مذہبی امور)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے، آج کے ایجنڈا پر محکمہ اوقاف و مذہبی امور سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں نے کشمیر کے مسئلے پر نہایت اہم بات کرنی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! تشریف رکھیں، وقفہ سوالات کے بعد میں آپ کو ٹائم دوں گا۔ جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3568 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: ضلع بھر میں اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3568: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے؟

(ب) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) کتنی اراضی ٹھیکہ یا لیز پر کن کن افراد کو کتنے عرصہ کے لئے اور کتنی رقم کے عوض دی گئی ہے؟

(د) اوقاف کی کمرشل، رہائشی اور زرعی اراضی کی الاٹمنٹ کی شرائط اور criterion کیا ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل 142 کنال 11 مرلے اراضی زیر تحویل محکمہ اوقاف ہے۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں وقف اراضی آمدہ انڈیا واقع چک نمبر 21/680 کمالیہ رقبہ تعدادی 59 کنال 07 مرلے پر مسمی محمد اکبر نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے اور عدالت میں مقدمہ دائر کر کے حکم امتناعی حاصل کر رکھا ہے۔

(ج)

نمبر شمار	نام وقف اراضی	رقبہ تعدادی مرلے۔کنال	نام پٹہ دار	برائے عرصہ	رقم پٹہ
1	ملحقہ مدرسہ اسلامیہ گوجرہ	09--71	عبدالرشید ولد محمد مختار ساکن چک نمبر 163	ایک سال	-/1,19,520
2	وقف اراضی ملحقہ دربار شریف شاہ گوجرہ	19--01	مشتاق علی ولد محمد شریف ساکن چک نمبر 367 جلیانوالہ گوجرہ ج ب	ایک سال	-/4700
3	وقف اراضی چک نمبر 303 کٹھور ملحقہ مسجد تعلیم القرآن گوجرہ	16--09	فاروق احمد ولد چودھری غلام علی ساکن 303 کٹھور گوجرہ	ایک سال	-/5378

(د) کمرشل کرایہ داری جائیداد کی شرائط نیلام برنشان (الف) اور زرعی اراضیات کی نیلام کے شرائط برنشان (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ نیلام میں اوقاف ملازمین یا ان کے رشتہ دار اور نادہندگان شامل نہیں ہو سکتے اس کے علاوہ ہر شخص کارروائی نیلام میں شامل ہو کر بولی دے سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا یہ سوال پہلے ہی دو دفعہ defer ہو چکا ہے کیونکہ اس کا جواب حقائق پر مبنی نہیں ہوتا، ہر مرتبہ ایک ہی سوال ہوتا ہے اور وہی جواب ہوتا ہے، کوئی اس میں تبدیلی نہیں آئی۔ اگر اس سوال کا یہی جواب ہے تو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال میں مسئلہ کیا ہے، آپ اس پر ضمنی سوال کریں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مسئلہ اس میں یہ ہے کہ محکمہ کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے وہ درست نہیں تھا، حقائق پر مبنی نہیں تھا، وزیر موصوف نے اس سوال کو دو دفعہ اس لئے defer کروا دیا تھا کہ اس کا درست جواب محکمہ سے لیا جائے گا۔ اب بھی سوال کا جو جواب آیا ہے وہی ہے جو پہلے دن تھا، اس میں آپ بے شک دیکھ لیں کہیں کوئی ایک لفظ بھی تبدیل نہیں ہوا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ معزز ممبر سے پوچھیں کہ سوال کا کون سا حصہ ایسا ہے جس کا جواب ان کے اطمینان کے مطابق نہیں ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے میں عرض کر دیتا ہوں کہ ان کے سوال کا ایک حصہ ایسا تھا جس کے مطابق یہ اراضی ایک ایسا وقف ہے جو انڈیا سے آیا ہے، جب ہم نے پڑتال کی تو اللہ کے فضل سے اس کا نوٹیفکیشن ہی نہیں ہوا تھا۔ اب ہم نے اس سلسلے میں سارا process شروع کر دیا ہے اور عنقریب اس کا

نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیں گے۔ وہ انڈیا سے آمدہ اوقاف ہے، یہاں سے متعلق جو سوالات ہیں ان کا ہم نے صحیح جواب دیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے؟ جواب میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ذکر ہی نہیں ہے۔ اس ضمن میں میرا وزیر موصوف سے سوال ہے کہ انہوں نے اس معزز ایوان میں جو جواب دیا ہے، میں اس کی نشاندہی بھی کر دیتا ہوں کہ وہاں ہماری تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ، تحصیل گوجرہ میں عید گاہ کی اراضی ہے جس کو محکمہ اوقاف ہر سال لیز پر دیتا ہے، میں یہ بات صرف point out کرنے کے لئے کر رہا ہوں کہ اگر وہ محکمہ کی اراضی نہیں ہے تو پھر اس کی لیز کیسے ہوتی ہے، اس کے پیسے کہاں جاتے ہیں، محکمہ اس کے پیسے کیوں لیتا ہے؟ میں نے صرف دو جگہ کا point out کیا ہے اگر یہ جگہ محکمہ کی نہیں ہے تو وزیر موصوف اس کی وضاحت فرما دیں کیونکہ جواب میں تو کچھ نہیں ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! مجھے افسوس ہے کہ ہمارے معزز ممبر اس بارے میں مطمئن نہیں ہیں۔ میں ان کے اطمینان کی خاطر کہتا ہوں کہ جو وہ لکھتے ہیں اس کا جواب آ جاتا ہے، جو ان کے ذہن میں کچھ رہ جاتا ہے وہ بھی اگر وضاحت کے ساتھ لکھ دیا کریں تو ان کا جواب بھی ان کے اطمینان کے مطابق ہم دینے کے پابند ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے وزیر موصوف سے یہ پوچھا ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ اوقاف کی اراضی کہاں کہاں واقع ہے؟ اب وزیر موصوف مجھے یہ بتا دیں کہ کیا مجھے یہ لکھنے کی ضرورت ہے، اگر میں نے ہی لکھنا ہے تو پھر میں نے سوال کیا پوچھنا ہے، میں تو پوچھ رہا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا سوال تھا کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے؟

جناب امجد علی جاوید: اور کہاں کہاں واقع ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: کہاں کہاں کا لفظ تو یہاں پر نہیں ہے۔ آپ اپنے سوال کو دوبارہ پڑھیں۔ اس کے علاوہ 142 کنال 11 مرلے اراضی جو ان کی تحویل میں ہے، اس کا بھی انہوں نے جواب دیا ہوا ہے۔ اب کہاں کہاں واقع کا نیا سوال دے دیں وہ آپ کو جواب دے دیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اب آپ سوال کے جز (ج) پر آ جائیں۔

(ج) کتنی اراضی ٹھیکہ یا لیز پر کن کن افراد کو کتنے عرصہ کے لئے اور کتنی رقم کے عوض دی گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے اس کا جواب تو دیا ہوا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اسی میں میرا پوائنٹ ہے۔ انہوں نے جو جواب دیا ہے اس میں کمالیہ کا ذکر ہے، اسی جواب میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کا بھی ذکر ہونا چاہئے تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہونا چاہئے تھا کا کیا مطلب ہے؟ اب آپ اس پر نیا سوال دے دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا کہنے کا مطلب ہے کہ میرے سوال کا آدھا جواب دیا ہے پورا جواب نہیں دیا جو درست بات نہیں ہے۔ میں نے اس میں کہاں کہاں اور کس کس کے متعلق پوچھا ہے۔ جس اراضی کا میں ذکر کر رہا ہوں اس کی بھی لیز ہوتی ہے، اس کا تو جواب میں تذکرہ ہے اور نہ ہی گوجرہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ذکر ہے، انہوں نے صرف کمالیہ کا ذکر کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جاوید صاحب! ان کے پاس اس وقت اس کا جواب نہیں ہے۔ آپ اپنے سوال کا جز (ج) پڑھیں۔

(ج) کتنی اراضی ٹھیکہ یا لیز پر کن کن افراد کو کتنے عرصہ کے لئے اور کتنی رقم کے عوض دی گئی ہے؟

اس سوال کا جواب تو انہوں نے دیا ہوا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب نہیں دیا ہوا، یہی بات تو میں پوائنٹ آؤٹ کر رہا ہوں کہ اس میں ٹوبہ ٹیک سنگھ اور گوجرہ کا ذکر نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کس جگہ کا پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹوبہ ٹیک سنگھ میں عید گاہ کی جگہ ہے وہ ہر سال لیز پر دی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کون سی جگہ ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹوبہ ٹیک سنگھ میں عید گاہ کی جگہ ہے جو ہر سال لیز پر دی جاتی ہے اور اسی طرح گوجرہ میں بھی اسی طرح کی جگہ ہے جو ہر سال لیز پر دی جاتی ہے۔ یہ دونوں main جگہیں ہیں جن کا ہر بندے کو بھی پتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: عید گاہ کے متعلق بات کر رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! عید گاہ کے ساتھ جو محکمہ اوقاف کی زمین ہے، وہ ہر سال لیز پر دی جاتی ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! عید گاہ کی پوزیشن یہ ہے کہ وہ notified نہیں ہے، اس کے بارے میں اب میں ان کو کیا کہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان کا پوائنٹ یہ ہے کہ آپ کا محکمہ ہر سال اس کا ٹھیکہ نیلام کرتا ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میرے خیال میں اس کی fresh enquiry کی ضرورت ہے لہٰذا مہربانی فرما کر آپ اس سوال کو ہی defer کر دیں اور اسی اجلاس میں اطمینان بخش جواب ان کی خدمت میں پیش کر دیں گے کیونکہ جب تک معزز ممبر مطمئن نہیں ہوں گے تو پھر جوابات کا فائدہ کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پھر اس سوال کا کیا کریں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اس سوال کو آپ defer کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کمیٹی کو refer کر دیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اس سوال کو defer کر دیں، ہمیں یہ سوال واپس کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! ویسے یہ سوال تین دفعہ defer ہو چکا ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اب انشاء اللہ موقع نہیں آئے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! پھر آپ ایک کام کریں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جی، فرمائیں!

جناب قائم مقام سپیکر: آپ مہربانی فرما کر جناب امجد علی جاوید کو اپنے ساتھ بٹھائیں کیونکہ تیسری دفعہ یہ سوال آ رہا ہے، جس اراضی کا معزز ممبر پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں، اگر وہ نیلام ہوتی ہے تو اس کا جواب یہاں پر کیوں نہیں آیا؟ اس کی انکوائری کر کے آپ اس ایوان کو آ کر بتائیں کہ یہ ایسا کیوں ہوا؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1978 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: حضرت مادھولال حسینؒ کے مزار کی دیکھ بھال پر کئے گئے اخراجات و دیگر تفصیلات

*1978: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حضرت مادھولال حسینؒ لاہور کے مزار پر سال 12-2011 اور سال 13-2012 کے دوران دربار کی دیکھ بھال پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) حضرت مادھولال حسینؒ کے مزار مبارک پر آنے والے زائرین کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) حضرت شاہ حسینؒ کے مزار پر سال 12۔2011 کے دوران دربار کی دیکھ بھال و تعمیر و مرمت کے لئے مبلغ۔/2,18,39,954 روپے اور سال 13۔2012 میں مبلغ۔/27,61,000 روپے کے اخراجات کئے گئے۔

(ب) حضرت شاہ حسینؒ کے مزار پر آنے والے زائرین کو صفائی و ستھرائی کی بہترین سہولیات کی فراہمی، نئے واش رومز تعمیر کئے گئے ہیں جہاں ہمہ وقت عملہ صفائی پر موجود رہتا ہے۔ پینے کے ٹھنڈے پانی کے لئے الیکٹرک کولر نصب ہیں۔ زائرین کی سکیورٹی کے لئے عملہ اوقاف کے علاوہ دیگر حکومتی ایجنسیوں کے سکیورٹی افراد کی تعیناتی کے علاوہ دو عدد واک تھرو گیٹس اور میٹل ڈیٹیکٹر سرچ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ دربار مستقل ڈسپنسری قائم ہے۔ جہاں سے زائرین کو بلا معاوضہ طبی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہمہ وقت پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے پانی کی بڑی ٹینکی کے علاوہ ½ کیوسک کی ٹربائن نصب کی گئی ہے۔ سالانہ عرس مبارک پر لنگر کا وسیع انتظام کیا جاتا ہے۔ زائرین کی سہولیات کے لئے گل فروشی کا دربار شریف کے

مین گیٹ پر انتظام ہوتا ہے اور جوتوں کی حفاظت کے لئے بھی دربار شریف پر انتظام کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے سوال یہ ہے کہ یہ جو لاہور میں حضرت مادھولال حسین کا دربار موجود ہے، ان کے جواب کے مطابق کوئی اکیس بائیس کروڑ روپے اس پر خرچ کیا گیا ہے تو آج بھی اس کے جو حالات ہیں کہ وہاں کے برآمدے نامکمل ہیں، وہاں کے کمرے ابھی بھی نامکمل ہیں اور بہت سی سہولیات جن کا اس میں ذکر کیا گیا ہے وہ وہاں پر موجود نہیں ہیں تو کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ کتنے واش رومز بنائے گئے اور ان پر تقریباً کتنا خرچہ آیا؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! محترمہ نے اب علیحدہ سوال کر دیا ہے یہ تو پھر یہی نیا سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو دعوت دیتا ہوں کہ جس دن اور جس وقت وہ فارغ ہوں مجھ سے رابطہ کر لیں میں ان کو، عملے کو اور سیکرٹری صاحب کو لے کر حضرت مادھولال حسینؒ کے دربار پر جاؤں گا وہاں انہیں جو شکایت نظر آئے وہ ہمیں بتا دیں۔ ہم بھی دیکھ لیں گے پھر ان کے اطمینان کے مطابق اس کا حل کر لیں گے لیکن جہاں تک میرا علم ہے ابھی تک محکمے نے وہاں پر جو سہولیات مہیا کی ہوئی ہیں وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں۔ پچھلے دنوں عرس ہوا تھا ہم نے زائرین کے لئے جو سہولتیں مہیا کی ہیں وہ صحیح ہیں اگر معزز ممبر کوئی اور سہولتیں تجویز کریں گی تو ہم حاضر ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف و ب) میں پورا نام حضرت مادھولال حسینؒ ہے جبکہ جواب کے جز (الف اور ب) میں صرف حضرت شاہ حسینؒ پر اکتفا کر لیا گیا ہے۔اب عقیدت مندوں نے اپنے بچوں کے نام مادھولال رکھے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آئندہ اس کو چیک کروالیجئے گا۔شکریہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جواب کی درستی ہونی چاہیئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پرنٹنگ میں غلطی ہوئی ہے اسے ٹھیک کروالیں گے۔ڈاکٹر صاحبہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2306 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: داتا دربار ہسپتال کا قیام و دیگر تفصیلات

*2306: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) داتا دربار ہسپتال لاہور کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں گائنی وارڈ بھی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ گائنی وارڈ میں صرف صبح کے وقت گائنی کے آپریشن کئے جاتے ہیں، جبکہ رات کو آنے والے گائنی مریضوں کو دوسرے ہسپتالوں میں بھیج دیا جاتا ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب مذکورہ ہسپتال میں گائنی وارڈ میں رات کے وقت بھی آپریشن کرنے کے لئے ڈاکٹرز تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) داتا دربار ہسپتال لاہور کا قیام مورخہ 1961-02-17 کو عمل میں آیا۔

(ب) جی ہاں! داتا دربار ہسپتال لاہور میں گائنی وارڈ موجود ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ شعبہ گائنی داتا دربار ہسپتال لاہور میں صرف صبح کے وقت ہی آپریشن کئے جاتے ہیں بلکہ رات میں آنے والے مریضوں کے ایمرجنسی آپریشن بھی کئے جاتے ہیں گائنی وارڈ 24 گھنٹے شفٹ وار چلتا ہے۔ڈیوٹی روسٹر کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گائنی وارڈ میں ڈاکٹرز کی مزید ضرورت نہ ہے کیونکہ گائنی وارڈ میں پہلے ہی چار ڈاکٹرز اور سٹاف شفٹ وار کام کر رہے ہیں البتہ گائناکالوجسٹ کی اسامی خالی ہے جس پر بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو تحریر کیا جا چکا ہے۔ فی الوقت ڈاکٹر فائزہ ملک جو میڈیکل سپرنٹنڈنٹ بھی ہیں اور گائناکالوجسٹ بھی وہ گائنی وارڈ کے تمام معاملات سنبھال رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! داتا دربار ہسپتال لاہور کے بارے میں سوال کیا گیا تھا کہ یہاں پر گائنی وارڈ موجود ہے اور جواب میں بتایا گیا ہے کہ ابھی تک وہاں پر کوئی گائناکالوجسٹ تعینات نہیں کی گئی۔ جواب کے اندر یہ بھی لکھا گیا ہے کہ وہاں پر ایمرجنسی آپریشنز دن کے وقت بھی ہوتے ہیں اور رات کے وقت بھی جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وہاں پر پہلے دن کے وقت آپریشن ہوتے تھے لیکن رات کے وقت آنے والی مریضہ کو چاہے وہ عورت نو مہینے سے وہاں چیک اپ کرواتی تھی اس کو کہیں اور بھیج دیا جاتا تھا اور رات کے وقت آپریشنز نہیں ہوتے تھے مگر موجودہ صورتحال یہ ہے کہ اس وقت دن کے وقت بھی وہاں پر آپریشنز نہیں کئے جا رہے اور ان کے اپنے جواب کے مطابق تھیٹر ڈیوٹی پر صرف ایک میڈیکل آفیسر تعینات ہے اور گائناکالوجسٹ نہیں ہے تو ایسے میں آپریشن کون کر رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! جہاں تک گائناکالوجسٹ کی خالی اسامی کا تعلق ہے وہ پبلک سروس کمیشن بھرتی کرتا ہے ہم نے انہیں لکھ کر بھیج دیا ہے اور وہ due course بھرتی کر لیں گے۔ جہاں تک ہمارے ہسپتال کا تعلق ہے اس میں گائنی وارڈ موجود ہے اور اس کی نگہداشت بالکل صحیح ہو رہی ہے اور آپریشنز صرف صبح کے وقت نہیں کئے جاتے بلکہ حسب ضرورت شام کو بھی کئے جاتے ہیں۔ فی الحال گائنی وارڈ میں چار ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں اور سٹاف شفٹ وار کام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ہسپتال کی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ خاتون ڈاکٹر خود گائناکالوجسٹ ہیں اور وہ ایمرجنسی میں یا serious مسئلے پر خود بھی وہاں شامل ہیں وہ آتی ہیں اور معاملات کو صحیح دیکھتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہی request کروں گی کہ یہ خود ایک دفعہ اسے examine کروا لیں کہ وہاں پر آپریشنز ہو رہے ہیں یا نہیں؟ چونکہ یہ سوال pending ہوا تھا اور اب

دوبارہ آیا ہے پچھلی دفعہ بھی اس کا یہی جواب تھا للہذا میری استدعا ہے کہ پلیز آپ اسے چیک کروالیں چونکہ اس وقت وہاں آپریشنز نہیں ہو رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میں اسے کل ہی چیک کروالیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2306 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں للہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3991 سردار شہاب الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں للہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4300 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں للہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1878 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں للہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2929 بھی محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں للہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3745 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں للہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4307 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں للہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن مؤکل کا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 5197 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

داتا دربار آئی ہسپتال میں مخیر شخص کی جانب سے تعمیر کردہ بلاک سے متعلقہ تفصیلات

*5197: **سردار وقاص حسن مؤکل:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ داتا دربار آئی ہسپتال میں ایک مخیر شہری شیخ سجاد صاحب نے اپنی بیگم کے نام سے ایک کروڑ روپے کی لاگت سے ایک وارڈ تعمیر کروایا اور لاکھوں روپے مالیت کا سامان بھی فراہم کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ تین سالوں سے محکمہ جان بوجھ کر اس وارڈ کو فنکشنل نہیں کر رہا ہے جبکہ مخیر حضرات وارڈ کو فنکشنل کرنے کے لئے مزید عطیہ دینے کو بھی تیار ہیں؟

(ج) کیا حکومت متعلقہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے اور وارڈ کو فنکشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایک مخیر شہری شیخ سجاد صاحب نے اپنی اہلیہ کے نام سے ایک وارڈ تعمیر کروایا ہے اور درج ذیل سامان ہسپتال کو فراہم کیا ہے۔

1۔	کرسیاں	13عدد
2۔	میز	02عدد
3۔	بنچ	12عدد
4۔	سیلنگ فین	12عدد

(ب) یہ درست نہ ہے جان بوجھ کر اس وارڈ کو فنکشنل نہ کیا جا رہا ہے بلکہ وارڈ کو فنکشنل کرنے کے لئے ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف اور دیگر سٹاف کی منظوری ہو چکی ہے اور اس وارڈ کو آپریشنل کرنے کے لئے تین ڈاکٹرز پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے۔ کمیٹی کی سفارشات موصول ہونے کے بعد اس وراڈ کو فنکشنل کر دیا جائے گا جبکہ مخیر شہری شیخ سجاد کی طرف سے مزید عطیہ دینے کے بارے میں کوئی صداقت نہ ہے۔

(ج) محکمہ اوقاف اس وارڈ (طارق النساء) کو فنکشنل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جس کے لئے بجٹ میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیاں منظور کی جا چکی ہیں۔آلات جراحی، میڈیسن وغیرہ کی خریداری کے سلسلہ میں ایک کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے کمیٹی کی سفارشات موصول ہونے پر اس وارڈ کو فنکشنل کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں یہ بات کروں میں یہ on record لانا چاہوں گا کہ اس محکمے کے منسٹر صاحب میرے بزرگ ہیں میرے بڑے ہیں، میری جو بھی بات ہوگی وہ ان کی ذات یا ان پر reflection نہیں ہے لیکن محکمے کی کارکردگی پر pin point کرنا میری ذمہ داری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ ضمنی سوال کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تین سال سے ایک وارڈ مکمل ہو چکا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! کون سے جز کی بات کر رہے ہیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں جز (ب) کی بات کر رہا ہوں۔ اس کے اندر لکھا ہوا ہے کہ یہ درست نہ ہے جان بوجھ کر اس وارڈ کو فنکشنل نہ کیا جا رہا ہے بلکہ وارڈ کو فنکشنل کرنے کے لئے ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف اور دیگر سٹاف کی منظوری ہو چکی ہے اور اس وارڈ کو operational کرنے کے لئے تین ڈاکٹرز پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے۔ میرا پہلا ضمنی سوال تو یہ ہے کہ مجھے ان تین ڈاکٹرز کے نام بتائے جائیں؟ یہ کمیٹی کب constitute ہوئی تھی اور اس نے ابھی تک کیا progress دی ہے؟ اگر اس کی کوئی information ہے تو ایوان کے ساتھ share کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! جن ڈاکٹرز کی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے ان کے نام آپ کے پاس موجود ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یہاں ان کے نام موجود نہیں ہیں کیونکہ ان کے نام پوچھے نہیں گئے تھے۔ اگر پوچھنے ہیں تو پھر نیا سوال بن جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اور جو کمیٹی تشکیل دی گئی ہے وہ کن ڈاکٹرز پر مشتمل ہے اور آپ کے پاس اس کی detail ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! فی الحال اس کی تفصیل میرے پاس نہیں ہے چونکہ اس بارے پوچھا نہیں گیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کمیٹی نے اب تک کیا کیا ہے؟ اس کی progress پوچھ رہے ہیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اس کمیٹی کا function تھا کہ اس نے پیرا میڈیکل سٹاف بھرتی کرنا تھا اور recommend کرنا تھا۔ ان کا process ہے پھر مصیبت یہ پڑتی ہے کہ کہا تو جاتا ہے کہ محکمہ اوقاف ایک body autonomous ہے، independent body اس حد تک ہے کہ حکومت پنجاب ہمیں ایک دھیلا نہیں دیتی۔ پیسے دینے کے معاملے کی حد تک تو ہم autonomous ہیں لیکن جہاں ہمارے functions کا تعلق ہے تو ہر جگہ پر ہمارے لئے رکاوٹ

ہے Austerity Committee میں جائیں وہاں سے approval لیں اب ban لگ گیا ہے تو آپ پر بھی لگ گیا ہے لہٰذا آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ان چکروں میں پڑے ہوئے یہ delay ہوا ہے، میں اس کو ذاتی طور پر چیک کر لوں گا کہ اب اس میں کام مزید تیزی سے کرنے کا ہے۔ جس کسی نے پبلک سروس کمیشن سے بھرتی ہو کر آنا ہے تو ہم فی الوقت اس کی جگہ کوئی اور ڈاکٹر لگا دیں تا کہ جو شیخ صاحب کا عطیہ ہے وہ تو functional ہو۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میری آپ سے request ہے اور آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے بھی request کروں گا کہ ایک کمیٹی تشکیل دیں، میں اور منسٹر صاحب وہاں پر جاتے ہیں۔ آپ ہمیں ایک یا دو ہفتے کا ٹائم دیں لیکن اس کا solution نکالیں۔ تین سال سے بلڈنگ تیار پڑی ہوئی ہے، اس بندے نے بستر ے، کرسیاں میز تک دیئے ہوئے ہیں اور donation کی بلڈنگ ہے اور donation میں کرسیاں بھی آئی ہوئی ہیں۔آپ کے پاس arrangements کیوں نہیں ہو سکتے کہ اس بلڈنگ کو utilize کریں؟ ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف تین سالوں میں نہیں آیا۔اگر آپ کو جگہ کی ضرورت ہے تو وہ already ہو چکی ہوئی ہے۔ میری صرف یہ request ہے کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کے نام پر خدا کے واسطے ایک بلڈنگ بنا کر دی ہے تو اسے utilize کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب سے جواب سن لیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! انہوں نے بڑی اچھی بات کی ہے لیکن یہ تو اس ایوان میں آئے بغیر بھی مجھ سے بات کر سکتے تھے۔ یہ تشریف لائیں میں ان کے ساتھ چلوں گا۔ہم جا کر دیکھتے ہیں۔ ان کی مہربانی ہے کہ انہوں نے point out کیا ہے لیکن میں ان کو یہ بھی یاد کرا دوں کہ یہ حکومتی معاملات ہیں اب یہ اور میں ہم دونوں بعض معاملات میں بے بس ہیں۔ جیسے یہ پورا ایوان بے بس ہے کہ یہ اسمبلی کی ساتھ والی بلڈنگ بن جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ ساتھ والی اسمبلی بلڈنگ بہت جلد بن جائے گی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ان کو بھی با اختیار کریں اور مجھے بھی کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا ان کے ساتھ احترام کا رشتہ ہے منسٹر صاحب کا حق بنتا ہے کہ وہ آپ کے ساتھ چلیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ دو ہفتے کا ٹائم دیں کہ آپ کو یہاں رپورٹ present کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! agree ا دو ہفتے کا ٹائم ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، دو ہفتے کے بعد آپ ایوان میں رپورٹ پیش کریں گے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ایوان کو رپورٹ یہ دیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں رپورٹ دوں گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ متذکرہ سوال کے جز (ب) اور اسی طرح جواب کے جز (ب) کو پڑھ لیا جائے۔ سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ تین سال سے محکمہ جان بوجھ کر اس وارڈ کو فنکشنل نہیں کر رہا ہے جبکہ مخیر حضرات وارڈ کو فنکشنل کرنے کے لئے مزید عطیہ دینے کو بھی تیار ہیں؟ سوال میں مخیر حضرات کا پوچھا گیا ہے جبکہ جواب میں صرف "مخیر شہری شیخ سجاد" کا ذکر ہے یعنی شیخ سجاد کو نامزد کیا گیا ہے۔ جواب میں مخیر حضرات کو underweight کر دیا گیا ہے۔ شیخ سجاد کے علاوہ بھی مخیر حضرات ہوں گے لہٰذا اس پر توجہ فرمالی جائے۔ اگر کوئی آدمی کروڑوں روپے خرچ کر کے وارڈ بنواتا ہے تو اسے underweight کرنا اس کی توہین ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے لیکن اب تو print ہو چکا ہے لہٰذا آگے چلتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 5568 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: دربار بی بی پاکدامن سے متعلقہ تفصیلات

*5568: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بی بی پاکدامن لاہور کے دربار کی سال 12-2011 اور 13-2012 کی سال وار آمدن بتائیں؟

(ب) مذکورہ سالوں میں مزار کے اخراجات کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) اس دربار سے ملحقہ اراضی دکانوں کی تفصیل بیان کریں؟

(د) اس دربار پر آنے والے زائرین کے لئے کیا کیا سہولیات حکومت نے فراہم کر رکھی ہیں؟

(ہ) اس دربار پر کتنا عملہ تعینات ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) دربار بی بی پاکدامن لاہور سے محکمہ کو سال 12-2011 میں مبلغ -/1,92,25,868 روپے اور سال 13-2012 میں مبلغ -/1,90,83,785 روپے آمدن ہوئی۔

(ب) دربار بی بی پاکدامن لاہور پر محکمہ کی جانب سے سال 12-2011 میں مبلغ -/21,07,600 روپے سال 13-2012 میں مبلغ -/23,41,800 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) دربار حضرت بی بی پاکدامن لاہور سے ملحقہ کوئی زرعی اراضی نہ ہے جبکہ دربار شریف سے ملحقہ چار عدد دکانات تھیں۔ جن میں سے تین عدد دکانات سکیورٹی کے پیش نظر مسمار کر دی گئیں۔ اب صرف ایک دکان باقی ہے جو کہ ماہانہ کرایہ داری پر ہے۔

(د) دربار حضرت بی بی پاکدامن لاہور پر زائرین کی سہولیات کے لئے محکمہ اوقاف حکومت پنجاب کی جانب سے CCTV کیمرہ جات نصب ہیں اور لوڈ شیڈنگ کے دوران جنریٹر کی سہولت ہے تاکہ زائرین کو گرمی سے بچایا جاسکے۔ اس کے علاوہ واک تھرو گیٹ نصب ہیں تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہ ہو اور سکیورٹی الرٹ ہے۔ اس کے علاوہ زائرین کی سہولت کے لئے دربار شریف میں پولیس چوکی موجود ہے۔ زائرین کی شکایات کے ازالہ کے لئے مینجر اوقاف سرکل نمبر 3 لاہور ہمہ وقت ڈیوٹی پر موجود رہتا ہے۔ زائرین جو دور دراز سے آتے ہیں ان کے لئے مسافر خانہ ہے۔ اس کے علاوہ زائرین کی سہولت کے لئے ہمہ وقت دربار شریف کو صاف کیا جاتا ہے نیز زائرین کے لئے ٹھنڈے پانی کے کولر لگائے گئے ہیں۔

(ہ) دربار حضرت بی بی پاکدامن لاہور پر تعینات عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ لیڈی نگران (2)
2۔ مرد نگران (2)
3۔ چوکیدار (ایک)
4۔ عملہ صفائی پرائیویٹ کمپنی (3 سپر وائزر اور 21 عملہ صفائی)
5۔ سکیورٹی گارڈز پرائیویٹ کمپنی (11 مرد، 7 خواتین)

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ "بی بی پاکدامن لاہور کے دربار کی سال 12-2011 اور 13-2012 کی سال وار آمدن بتائیں؟" اس کی کچھ تفصیل بتائی گئی ہے جس کے مطابق محکمہ کو سال 12-2011 میں مبلغ -/1,92,25,868 روپے اور سال 13-2012 میں -/1,90,83,285 روپے کی آمدن ہوئی ہے۔ اسی طرح اخراجات -/21,08,600 روپے ہوئے ہیں یعنی بہت کم اخراجات آئے ہیں۔ میں نے جز (ب) میں اس کی تفصیل مانگی تھی کہ "مذکورہ سالوں میں مزار کے اخراجات کی تفصیل سے آگاہ کریں؟" جواب میں اخراجات کی رقم تو بتادی گئی ہے لیکن یہ کس مد میں خرچ ہوئے ہیں نہیں بتایا گیا جبکہ میں نے اس کی تفصیل مانگی تھی۔ اگر وزیر صاحب کے پاس اس وقت یہ تفصیل ہے تو مہربانی کر کے بتادیں۔ جواب کے جز (ہ) میں لکھا گیا ہے کہ پرائیویٹ کمپنی سے گیارہ مرد اور سات خواتین سکیورٹی گارڈز لئے گئے ہیں۔ اس دربار سے اچھی خاصی آمدن ہو رہی ہے جبکہ اخراجات بہت کم ہیں اس کے باوجود آپ نے پرائیویٹ کمپنی کے سکیورٹی گارڈز کیوں رکھے ہوئے ہیں اور مستقل بنیادوں پر سکیورٹی گارڈز کیوں بھرتی نہیں کئے گئے، اس کی وضاحت کر دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کی تفصیل بتادیں کہ یہ اخراجات کس کس مد میں ہوئے ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ان کے سوال کے جواب میں عرض ہے کہ دربار بی بی پاکدامن لاہور سے محکمہ کو سال 12-2011 میں مبلغ -/1,92,25,868 روپے حاصل ہوئے اور سال 13-2012 میں مبلغ -/1,90,83,785 روپے کی آمدن ہوئی۔ ان کے دوسرے جز کا جواب یہی ہے کہ محکمہ کی طرف سے سال 12-2011 میں -/21,07,600 روپے خرچ کئے گئے اور سال 13-2012 میں مبلغ -/23,41,800 روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اگلے جز کا جواب یہ ہے کہ دربار حضرت بی بی پاکدامن لاہور سے ملحقہ کوئی زرعی اراضی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ یہ رقم کہاں کہاں پر خرچ کی گئی ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یہ انہوں نے پوچھا ہی نہیں۔ انہوں نے اپنے سوال میں مد وار تفصیل نہیں پوچھی۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ "مذکورہ سالوں میں مزار کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟" تو یہ تفصیل ہم نے بتادی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: اس کی تفصیل بتائیں کہ یہ رقم کہاں کہاں پر خرچ ہوئی ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اگر آپ اس کی مدوار تفصیل چاہتی تھیں تو پھر اپنے سوال میں پوچھنا چاہئے تھا کہ یہ رقم کس کس مد میں خرچ ہوئی ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ ہمارے بڑے معزز بھائی ہیں۔ تفصیل کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ آپ بتائیں کہ یہ رقم کس کس مد میں خرچ ہوئی ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس میں ملازمین کی تنخواہیں، سکیورٹی کمپنی کا ٹھیکہ، صفائی، عرس اور محرم کے اخراجات شامل ہیں اس کے علاوہ اور کوئی اضافی خرچہ شامل نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے تفصیل بتا دی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس دربار سے محکمہ کو آمدن زیادہ ہے جبکہ اخراجات بہت کم ہوئے ہیں۔ جواب کے جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ پرائیویٹ کمپنی کے سکیورٹی گارڈز مہیا کئے گئے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ پرائیویٹ کمپنی کے سکیورٹی گارڈز کیوں رکھے گئے ہیں، کیا آپ مستقل بنیادوں پر سکیورٹی گارڈز afford نہیں کر سکتے؟ آپ کی آمدن تو اچھی خاصی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ان پرائیویٹ سکیورٹی گارڈز کو بھی تو پیسے دیئے جاتے ہیں۔ ان کو بھی تنخواہیں دی جاتی ہوں گی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ سکیورٹی کے لئے گورنمنٹ کا عملہ کیوں مہیا نہیں کیا جاتا؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اس طرح تو پھر ہمیں پورے پنجاب میں سکیورٹی گارڈز بھرتی کرنے پڑیں گے۔ آج کل ٹھیکہ سسٹم سستا پڑتا ہے اگر ہم خود بھرتی کر کے مستقل بنیادوں پر سکیورٹی گارڈز رکھیں تو یہ مہنگا کام ہے اس کے علاوہ پھر آگے ان کو پنشن وغیرہ بھی ادا کرنی پڑتی ہے اس لئے فی الحال ہم نے مستقل سکیورٹی گارڈز بھرتی کرنے پر غور نہیں کیا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم اکثر سکیورٹی issues پر بات کرتے ہیں۔ دہشت گردی کی وجہ سے ہم سکیورٹی issues کو face کرتے ہیں۔ اس وقت زیادہ concern لوگوں کو سکیورٹی مہیا کرنا ہے سستا مہنگا بعد کی بات ہے۔ اس دربار سے محکمہ کو کروڑوں روپے آمدن ہو رہی ہے جبکہ اخراجات بہت کم ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ اگر اس دربار کے لئے مستقل سکیورٹی گارڈز بھرتی کئے گئے تو پھر پورے پنجاب کے درباروں کے لئے بھرتی کرنا پڑے گی۔ اس دربار کی آمدن تو زیادہ ہے لیکن بہت سے درباروں کی آمدن بہت کم ہے اور محکمہ کو اسے manage کرنا مشکل ہو جائے گا۔ بہر حال منسٹر صاحب! آپ اس معاملے کو دیکھیں کہ اس بارے میں کیا کر سکتے ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5570 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات سے متعلقہ تفصیلات

*5570: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں کون کون سے مزارات ہیں، ان کے نام بتائیں؟

(ب) ان مزاروں سے ملحقہ اراضی کتنی ہے، تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) ان مزارات کی سال 11-2010 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(د) اس عرصہ کے دوران حکومت نے کتنی رقم ان مزارات پر کون کون سی سہولیات کی فراہمی پر خرچ کی؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام و انصرام سولہ مزارات ہیں جن کی تفصیل بر نشان (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ب) ان مزارات سے ملحقہ رقبہ تعدادی 95 ایکڑ 03 کنال 13 مرلے محکمہ کے زیر انتظام و انصرام ہے جس کی تفصیل بر نشان (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ج) ان مزارات سے سال 11-2010 کے دوران مبلغ -/96,46,780 روپے کی آمدن ہوئی جبکہ مبلغ -/18,43,859 روپے کے اخراجات ہوئے جن کی تفصیل بر نشان (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(د) اس عرصہ کے دوران مزارات پر پہلے سے موجود سہولیات میں اضافہ کے لئے کسی نئی سہولت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ سوال ساہیوال کے حوالے سے پوچھا گیا تھا۔ جز (ب) کے جواب میں مجھے جو تفصیل فراہم کی گئی ہے اس کے سیریل نمبر 4,5,6,7,8 اور 9 کے مزارات سے ملحقہ رقبہ کی کل تعداد کتنی ہے اور کیا یہ 25 ایکڑ بنتی ہے اور اسی طرح کچھ مزارات سے ملحقہ رقبہ کی تفصیل نہیں دی گئی تو اس کی وضاحت فرمادیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میں سمجھ نہیں سکا کہ محترمہ کس رقبے کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! مجھے ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات کے رقبہ کی تفصیل مہیا کی گئی ہے اگر منسٹر صاحب کے پاس یہ تفصیل نہیں ہے تو میں دے دیتی ہوں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔ میرے پاس اس وقت موجود نہیں۔ محترمہ! آپ کا سوال کیا ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں ان مزاروں سے ملحقہ اراضی پوچھی ہے کہ اس کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟ اس کے جواب میں مجھے جو تفصیل مہیا کی گئی ہے اس میں چند درباروں کے حوالے سے specifically تفصیل دی گئی ہے کہ ان سے ملحقہ اتنی اراضی ہے لیکن کچھ درباروں کے بارے میں تفصیل نہیں دی گئی۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان درباروں کا exact رقبہ کتنا ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! جن درباروں کے ساتھ زمین ہے ان کے جواب کی تفصیل میں ذکر کر دیا گیا ہے۔ بعض ایسے دربار ہیں کہ جن کے ساتھ کوئی زرعی زمین نہیں ہے۔ محکمہ نے آپ کو مکمل تفصیل مہیا کر دی ہے اور جس دربار کے سامنے رقبہ نہیں لکھا گیا تو اس کے ساتھ کوئی رقبہ نہیں ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں یہ پوچھا ہے کہ "ان مزاروں سے ملحقہ اراضی کتنی ہے، تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟" آپ نے اس کے جواب میں بتایا ہے کہ "ان مزارات سے ملحقہ رقبہ تعدادی 95 ایکڑ 03 کنال 13 مرلے محکمہ کے زیر انتظام وانصرام ہے---

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس کی تفصیل میرے پاس ہے۔ جن درباروں سے ملحقہ اراضی ہے ان کی تفصیل بتائی گئی ہے اور جن سے ملحقہ اراضی نہیں ہے وہاں ڈیش ڈیش ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ ان درباروں سے ملحقہ اراضی نہیں ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! 11-2010 کے دوران سہولیات کی فراہمی اور اخراجات کے سامنے nil لکھا ہوا ہے تو اس دوران اس طرح کی کوئی سہولت فراہم نہیں کی گئی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! درباروں پر پہلے سے جو سہولیات موجود ہیں اُن پر اس عرصہ میں کوئی اضافی رقم خرچ نہیں کی گئی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ ان درباروں پر زائرین کو مزید facilitate نہیں کیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اس عرصہ کے دوران درباروں پر آنے والے زائرین کو مزید facilitate نہیں کیا گیا لیکن ہم نے آنے والے بجٹ میں یہ ضرور رکھا ہوا ہے کہ جن درباروں پر ضرورت ہے اُن کے بجٹ اور سہولیات میں ممکن حد تک اضافہ کیا جائے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اپنی انفارمیشن کے لئے ایک سوال پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ جس دربار سے محکمہ کو آمدن آتی ہے تو کیا وہ آمدن اُسی دربار پر خرچ کی جاتی ہے یا ہر دربار سے آنے والی آمدن محکمہ اوقاف کے پاس آکر کہیں بھی خرچ کی جاتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میں تو دو سال سے چیخ چیخ کے یہی کہہ رہا ہوں لیکن ہمیں کوئی سُنتا ہی نہیں ہے۔ اس محکمہ کو چلانے کے لئے حکومت ہمیں ایک دھیلا نہیں دیتی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم وزیر موصوف اور محکمہ اوقاف کے غم میں برابر کے شریک ہیں اگر ہمارے protest کی کہیں ضرورت ہے تو وزیر موصوف ہمیں بتا دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! محترمہ پچھلے 10 سال سے اس ایوان کی معزز ممبر ہیں تو انہوں نے اگر اُس وقت سوچ لیا ہوتا تو شاید اُس وقت کے وزیر اعلیٰ زیادہ بہتر کر جاتے۔ مسئلہ تو صرف یہ ہے کہ حکومت ہمیں کچھ نہیں دیتی۔ تمام درباروں سے جتنی آمدن اکٹھی ہوتی ہے اُس کا 86 فیصد administration پر خرچ ہو جاتا ہے تو اُس کے بعد ہمارے پاس صرف 14 فیصد بچتا ہے جس سے ہم نے رحیم یار خان سے لے کر اٹک تک مزارات اور مساجد پر خرچ کرنا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ بھی بڑا ظلم ہے کہ ہمیں تو سول ججوں نے مار دیا ہے۔ ہمارے رقبہ جات اور مکانات پر قبضے کر کے لوگوں نے stay order لئے ہوئے ہیں اور وہ دس دس سال سے ایسا ہی چل رہا ہے۔ کوئی مسئلہ حل ہونے والا نہیں حالانکہ ہمارے محکمہ کے ایک وکیل نے مجھے بتایا تھا کہ محکمہ اوقاف کے معاملہ میں سول جج کو اختیار ہی نہیں ہے۔ اب ہم نے یہ معاملہ جوڈیشل کمیشن کے پاس بھیجا ہے کہ خدارا سول ججوں سے ہماری جان چھڑائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ اس پر اپنی کچھ تجاویز لے کر آئیں اور legislation کرائیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ہم نے اپنی تجاویز دی ہوئی ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر ان سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو رہا تو جہاں ہماری کوئی ضرورت پڑتی ہے تو ہم بھی حاضر ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ حکومت ہماری ایک نہیں سُنتی اور ہم دس سال سے کہہ رہے ہیں کہ ہمیں کچھ نہیں ملتا تو یہ حزب اختلاف کے وزیر بن جائیں۔ یہ خود حکومت میں ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ دس سال سے حکومت ہماری نہیں سُنتی۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف کے لئے اطلاعاً عرض ہے کہ مجھے صرف دو سال ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 5964 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے چودھری اشرف علی انصاری!

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سوال نمبر 5479 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مساجد اور مزارات سے متعلقہ تفصیلات

*5479: **چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کون کون سے مزارات، مساجد اور مدارس محکمہ اوقاف کے کنٹرول میں ہیں، ان مساجد اور مدارس سے کتنے طلباء و طالبات کون کون سی تعلیمات حاصل کر رہے ہیں؟

(ب) محکمہ اوقاف ضلع گوجرانوالہ کو یکم جولائی 2011 سے آج تک کتنی آمدنی کون کون سے ذرائع سے حاصل ہوئی، تفصیل بتائی جائے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات / مساجد کی تفصیل درج ذیل ہے:

مزارات

نمبر شمار	نام مزار	محل وقوع
1	دربار حضرت شاہ عبدالرحمٰن	موضع بھڑی کلاں تحصیل نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ
2	چلہ گاہ حضرت سخی سرکار	موضع دھونکل تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ
3	دربار حضرت پیر گوڈڑی شریف	سیٹلائٹ ٹاؤن سی بلاک گوجرانوالہ شہر
4	دربار حضرت لاہوری شاہ	چمن شاہ روڈ گوجرانوالہ شہر
5	دربار حضرت محمد اسماعیل المعروف ننگے شاہ	اڈا گوندلانوالہ گوجرانوالہ شہر
6	دربار حضرت باباگلاب شاہ	رسولنگر تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ

7	دربار حضرت پیرو شہید	کوٹ شاہاں جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
8	دربار حضرت نور شاہ ولی	وزیر آباد شہر ضلع گوجرانوالہ
9	دربار حضرت مائی صاحبہ	موضع بھڑی کلاں تحصیل نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ
10	دربار حضرت حسین شاہ	محلہ بخشے والا گوجرانوالہ شہر
11	دربار حضرت سید بھولا پیر	جی ٹی روڈ کامونکی
12	دربار حضرت مولوی محمد یعقوب نقشبندی	تتلے عالی روڈ کامونکی شہر
13	دربار حضرت صادے شاہ	موضع راجہ بھولا تحصیل کامونکی ضلع گوجرانوالہ
14	خانقاہ حضرت محرم شاہ	موضع چکیاں کلاں تحصیل کامونکی ضلع گوجرانوالہ
15	خانقاہ حضرت شاہ چھتہ	موضع بھدے تحصیل نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ
16	دربار حضرت فضل شاہ	موضع نظر انوالی تحصیل کامونکی ضلع گوجرانوالہ
17	دربار حضرت کرم شاہ	کٹھور کلاں تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
18	دربار حضرت نرگن شاہ	ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ
19	خانقاہ حضرت ڈھیری پیر	موضع پلنگ پور تحصیل نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ
20	خانقاہ حضرت حسین شاہ	گھنیاں تحصیل کامونکی ضلع گوجرانوالہ
21	دربار حضرت بھورے شاہ	دھینسر بالا تحصیل کامونکی ضلع گوجرانوالہ
22	دربار حضرت ماہن شاہ ولی	تلونڈی کھجوروالی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

مساجد

نمبر شمار	نام مساجد	پتا
1	مسجد مولوی محمد حسین	نیائین چوک گوجرانوالہ شہر
2	مسجد مغلانوالی	چوڑی گراں بازار گوجرانوالہ شہر
3	اونچی مسجد لاہوری گیٹ	لاہوری گیٹ گوجرانوالہ شہر
4	مسجد قدوسیہ	سول لائن گوجرانوالہ شہر
5	مسجد فاروقیہ	پونڈانوالہ چوک گوجرانوالہ شہر
6	مسجد چلہ گاہ سخی سرور	موضع دھونکل تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
7	مسجد دربار حضرت گلاب شاہ	رسولنگر شہر ضلع گوجرانوالہ
8	مسجد دربار حضرت شاہ عبدالرحمٰن	موضع بھڑی کلاں تحصیل نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ
9	مسجد دربار حضرت مولوی یعقوب نقشبندی	کامونکی شہر

مدارس

ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام کوئی مدرسہ ہے اور نہ ہی کسی مسجد میں باقاعدہ اقامتی طلباء یا طالبات زیر تعلیم ہیں۔ البتہ مساجد میں صبح کے وقت آئمہ خطباء محلہ کے بچوں کو ناظرہ قرآن کی تعلیم دیتے ہیں۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں یکم جولائی 2011 سے آج تک مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیل

سال	کرایہ	زرپٹہ	کیش بکس	متفرق	منتقلی فیس / گڈول	میزان
2011-12	1089757	20351210	6451557	1117256	-	29009780
2012-13	1229627	20547470	7103570	1004748	532700	30418115
2013-14	1417007	25017026	8074728	925526	گڈول 104500 منتقلی فیس 156400	35695187
2014-15 فروری 2015 تک	871341	12828966	3720677	66200	39100	17526284
میزان	4607732	78744672	25350532	3113730	832700	112649366

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نے زیر غور سوال میں پوچھا تھا کہ حکومت نے جن مزارات اور مساجد کو اپنی تحویل میں لیا ہوا ہے وہاں سے طلباء و طالبات کو کون کون سی تعلیمات دی جا رہی ہیں۔ اس کے جواب میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہمارے پاس مدارس تو کوئی نہیں ہیں لیکن مساجد میں صرف ناظرہ قرآن پاک کی تعلیمات دی جا رہی ہیں۔ آپ کی وساطت سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ اوقاف مستقبل میں کوئی ایسا initiative لینے جا رہا ہے کہ ان مساجد میں دینی تعلیم کا کوئی سلسلہ شروع کیا جا سکے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ ممبر اسمبلی کی تجاویز ہیں انہیں یہ تجاویز بجٹ اجلاس میں دینی چاہئیں تھیں۔ اب یہ تجویز دے رہے ہیں لیکن ہم نے اس پر غور کیا ہے۔ اس ملک اور اس صوبہ میں ہزاروں درس گاہیں ہیں جہاں پر مکمل دینی تعلیم دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے پاس ابھی تک اتنے وسائل نہیں ہیں۔ ہم نے ایک summary بھیجی ہے اللہ کرے اُس کا کوئی مستقبل ہو اور کہیں اُس کی شُنوائی ہو جائے۔ ہمارے اوپر ہماری administration کے جو 86 فیصد اخراجات ہیں وہ نکل جائیں تو ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! وسائل کی کمی نہیں ہے کیونکہ جواب کے اندر جو گوشوارہ دیا گیا ہے اس میں کروڑوں روپے کی آمدن ہے۔ وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ درباروں اور مساجد سے صرف پیسے اکٹھے کرنا محکمہ کی ذمہ داری ہے یا معاشرہ کو مذہبی تعلیمات کے حوالے سے facilitate کرنا بھی محکمہ کی ذمہ داری ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! مذہبی تعلیم دینے کے حوالے سے حضور داتا صاحب کے مزار پر صرف ایک درس گاہ ہے اُس کے علاوہ ہماری مساجد میں قرآن مجید ناظرہ کے علاوہ کوئی مذہبی تعلیم اُس شکل میں نہیں دی جاتی جس شکل میں دیگر دینی مدارس میں دی جاتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ کافی ہے لہٰذا ہمیں ایک الگ دُکان کھولنے کی ضرورت نہیں ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! ہمارے معاشرہ کے اندر فرقہ واریت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے تو میرے سامنے تو یہی بات آئی ہے کہ محکمہ نے اپنی ذمہ داریاں صحیح طریقہ سے ادا نہیں کی ہیں۔ وزیر موصوف معزز ایوان کو کوئی ایسا یقین دلا سکتے ہیں کہ محکمہ اس حوالہ سے اپنا کردار ادا کرے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر اوقاف صاحب! آپ انصاری صاحب کی یہ تجویز نوٹ کر لیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے---

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6075 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: محکمہ اوقاف کی جامع مسجد صادق سے متعلقہ تفصیلات

*6075: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور شہر میں حلقہ پی پی-271 میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام کتنی مساجد کہاں کہاں واقع ہیں اور ان کی آمدنی کے کیا ذرائع ہیں؟ تفصیل بتائیں۔

(ب) جامع مسجد صادق شاہی بازار بہاولپور سے ماہوار اوسطاً محکمہ کو کتنی آمدن ہوئی ہے اور اس وقت اس مسجد کی ضروری تزئین و آرائش اور مرمت کے لئے کیا منصوبہ جات زیر تکمیل ہیں؟

(ج) کیا محکمہ نے لوڈ شیڈنگ کے اوقاف میں بجلی کی فراہمی کے لئے کوئی جنریٹر فراہم کیا ہے اس کے لئے محکمہ ماہوار کتنا ڈیزل فراہم کرتا ہے؟

وزیر اوقاف ومذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) بہاولپور شہر میں حلقہ پی پی۔271 میں درج ذیل مساجد اوران کے ذرائع آمدن تفصیل ذیل ہیں۔

1۔ جامع مسجد الصادق بہاولپور شاہی بازار چوک شہزادی میں واقع ہے مسجد مذکور سے ملحقہ 289یونٹس کرایہ داری ار ٹھیکہ جات سائیکل سٹینڈ، بیت الخلاء شامل ہیں جن سے مسجد مذکور کے اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔

2۔ جامع مسجد اقصیٰ شاہی بازار میں واقع ہے۔ مسجد مذکور سے ملحقہ 8کرایہ داری یونٹس ہیں۔

3۔ جامع مسجد مچھلی ہٹہ بہاولپور مچھلی بازار بہاولپور میں واقع ہے مسجد مذکور سے ملحقہ 8عدد یونٹس کرایہ داری ہیں۔

4۔ جامع مسجد شیخ اللہ وسایا بہاولپور مچھلی بازار بہاولپور میں واقع ہے مسجد مذکور سے ملحقہ 5عدد یونٹس کرایہ داری ہیں۔

5۔ جامع مسجد کوچہ گل حسن شاہی بازار میں واقع ہے مسجد مذکور سے ملحقہ 10عدد یونٹس کرایہ داری ہیں۔

6۔ جامع مسجد فرید گیٹ بہاولپور فرید گیٹ میں واقع ہے مسجد مذکور سے ملحقہ 12کرایہ داری یونٹس ہیں۔

7۔ جامع مسجد ہارونیہ محلہ عام خاص بہاولپور میں واقع ہے مسجد مذکور سے ملحقہ 4عدد کرایہ داری یونٹس اور 14ایکڑ زرعی اراضی جو موضع جلال آباد میں واقع ہے۔

8۔ جامع مسجد بوستان عزیز ریلوے سٹیشن بہاولپور میں واقع ہے مسجد مذکور سے ملحقہ 26عدد کرایہ داری یونٹس اور 5ایکڑ زرعی اراضی موضع سمہ سٹہ میں واقع ہے۔

9۔ جامع مسجد پیر باغوچی واقع وکٹوریہ ہسپتال نزد شعبہ حادثات مسجد مذکور سے ملحقہ کوئی یونٹس کرایہ داری / اراضی نہ ہے۔

(ب) جامع مسجد الصادق بہاولپور کی ماہوار آمدن مبلغ۔/1,31,423 روپے ہے اور مسجد مذکور کی تزئین وآرائش کے لئے مالی سال16۔2015 کے منصوبہ جات میں مبلغ۔/10,00,000 روپے تجویز کئے گئے ہیں جن سے جامع مسجد مذکور کے مین دروازہ کی تبدیلی اور بالائی منزل کے ماربل کی مرمت کی جائے گی۔

(ج) جامع مسجد الصادق بہاولپور میں بجلی کی لوڈشیڈنگ اوقات میں محکمہ کی جانب سے جنریٹر موجود ہے تاہم اخراجات ڈیزل کی کوئی مد بجٹ میں مختص نہ ہے مخیر حضرات کی معاونت سے ڈیزل کے اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے جز (الف) میں لکھا گیا ہے کہ جامع مسجد الصادق، شاہی بازار، بہاولپور میں دُکان داری کے 289 یونٹس ہیں۔ اس کے بعد ٹھیکہ جات سائیکل سٹینڈ وغیرہ ہیں۔ اس جواب کے جزہائے (ب وج) کے اندر اس کی ماہانہ آمدنی ایک لاکھ 31ہزار 423روپے بتائی گئی ہے جبکہ 16-2015 کے لئے 10لاکھ روپے کے ترقیاتی منصوبہ جات تجویز کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہوگی کہ بہاولپور کی یہ بہت قیمتی پراپرٹی ہے اور یہ پراپرٹی بہاولپور کے بالکل heart میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نواب سر صادق محمد خان عباسی کو جنت نصیب کرے انہوں نے زمین کا ایک بہت قیمتی ٹکڑا اس مسجد کے لئے وقف کیا تھا۔ میں اس کو average calculate کر رہا تھا تو اس کا ماہانہ کرایہ 500روپے سے بھی کم ہے تو جیسا کہ وزیر موصوف بتا رہے ہیں کہ ان کو بہت زیادہ financial crisis ہیں تو کیا اس مسجد شریف کی lookafter کے لئے کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی ناکافی رقم ہے۔ اگر اس مسجد کی پراپرٹی value کی جائے تو کم از کم ایک ارب روپیہ سے اوپر اس کی worth ہوگی تو کیا کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے کہ اس کا کرایہ مارکیٹ ویلیو کے مطابق نہ سہی لیکن اس کے سالانہ ترقیاتی اخراجات تو کم از کم اس سے ضرور پورے ہونے چاہئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ اس کا کرایہ بڑھا سکتے ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! محترم ممبر کی تجویز note کر لی گئی ہے۔ ہم انشاء اللہ ان کی تجویز کے مطابق ہی کوشش کریں گے کہ جیسے ان کی تجاویز ہیں ان پر عمل بھی کیا جائے۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! میں مختصراً یہ تجویز بھی دوں گا کہ جس طرح اس مسجد کے حوالے سے معاملات ہیں اگر محکمہ اپنے تمام assets کے بارے میں focus approach اپنائے اور جو resources ہیں وہ کم ہی سہی لیکن available ہیں انہیں بہتر طور پر manage کر لیا جائے تو میرے خیال میں مساجد اور درباروں کی بہتر دیکھ بھال ہو سکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اسے بھی note کر لیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یہ باتیں بھی note کر لی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 6409 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ مدیحہ رانا کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6453 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ مدیحہ رانا کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: محکمہ اوقاف کی الاٹ شدہ اراضی کے استعمال سے متعلقہ تفصیل

*6453: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی پنجاب کے دیگر شہروں کی طرح اوقاف کی زمینیں مدارس کو الاٹ کی گئی یا لیز پر دی گئی ہیں؟

(ب) کیا ان زمینوں کی الاٹمنٹ یا لیز کی محکمہ کی جانب سے کوئی مخصوص شرائط بھی ہیں؟

(ج) کیا مساجد یا مدارس کے لئے حاصل کی گئی زمین کو دیگر کاموں یا کمرشل مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مدارس کے لئے حاصل کی جانے والی زمین پر دکانیں بنائی گئی ہیں اور انہیں کمرشل مقاصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے؟

(ہ) اگر درج بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کن قوانین کے تحت دکانیں بنانے کی اجازت ہے اگر قوانین کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے تو ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) درست نہ ہے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ اوقاف کی زمین کسی مدرسہ کو الاٹ کی گئی ہے اور نہ ہی لیز پر دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ اوقاف کی اراضی کسی مدرسہ کو الاٹ نہ کی گئی ہے۔

(ج) محکمہ اوقاف کی اراضی کسی مدرسہ یا مسجد کو الاٹ نہ کی گئی ہے البتہ محکمہ کی اراضی جس مقصد کے لئے الاٹ کی جاتی ہے اسی مقصد کے لئے استعمال کرنا ہوتی ہے۔

(د) محکمہ اوقاف نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مدرسہ کے لئے زمین کسی کو الاٹ کی ہے اور نہ ہی محکمہ کی جگہ پر کسی نے دکانیں تعمیر کی ہیں۔

(ہ) محکمہ اوقاف نے کسی کو مدرسہ کے لئے زمین الاٹ ہی نہ کی ہے لہٰذا دکانات تعمیر کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ بھی وہی issue ہے جو میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ جز(الف) میں لکھا ہے کہ درست نہ ہے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ اوقاف کی زمین کسی مدرسہ کو الاٹ کی گئی ہے اور نہ ہی لیز پر دی گئی ہے، جز(ب) میں لکھا ہے کہ محکمہ اوقاف کی اراضی کسی مدرسہ کو الاٹ نہ کی گئی ہے اور جز(ج) میں لکھا ہے کہ محکمہ اوقاف کی اراضی کسی مدرسہ یا مسجد کو الاٹ نہ کی گئی ہے۔ البتہ محکمہ کی اراضی جس مقصد کے لئے الاٹ کی جاتی ہے اسی مقصد کے لئے استعمال کرنا ہوتی ہے۔ یہ تمام جواب حقائق کے منافی اور برعکس ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید صاحب! ایک بات طے ہو گئی ہے کہ منسٹر صاحب آپ کے ساتھ بیٹھیں گے اور میں نے شاید آپ کے پچھلے سوال میں بھی کہا تھا کہ اگر کہیں پر بھی محکمہ نے کوئی زیادتی کی ہے اور جواب غلط دیا ہے تو پندرہ دن کے اندر اندر منسٹر صاحب انکوائری کر کے اس کی رپورٹ ایوان میں جمع کرائیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کے حوالے سے بھی یہی observation دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس سوال کو بھی اس کے ساتھ ہی رکھ لیں گے۔ اگلا سوال محترمہ فوزیہ ایوب قریشی کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6732 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: جہیز فنڈ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6732: **محترمہ فوزیہ ایوب قریشی:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام جہیز فنڈ کمیٹیاں کہاں کہاں قائم ہیں ان کمیٹیوں کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں غریب بچیوں کو قرعہ اندازی کے ذریعہ 15 ہزار روپے جہیز رقم دی جا رہی ہے، کیا حکومت اس رقم کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اوقاف ومذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) اوقاف پنجاب کے زیر انتظام صوبہ پنجاب بھر میں 10 زونل جہیز کمیٹیاں قائم شدہ ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بہاولپور زون کے لئے محکمہ اوقاف کی طرف سے سالانہ۔/18,00,000 روپے بطور جہیز فنڈ بجٹ میں مختص کیا جاتا ہے اس رقم کی تقسیم کے لئے زونل جہیز کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے، بہاولپور زون میں جہیز کمیٹی مورخہ 2014-06-17 عرصہ دو سال کے لئے تشکیل دی گئی تھی جس میں محترمہ پروین مسعود بھٹی صاحبہ ایم این اے چیئر پرسن ہیں جبکہ محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ ایم پی اے بطور جنرل سیکرٹری شامل ہیں اور جہیز کی تقسیم جہیز کمیٹی ہی کرتی ہے۔ تفصیل نشان (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ اوقاف کی مالی پوزیشن کے پیش نظر جہیز فنڈ کی رقم میں فی الحال اضافہ کیا جانا ممکن نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 6781 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6784 چودھری محمد اکرام کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6834 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں واقع مزارات سے متعلقہ تفصیلات

*6834: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر اوقاف ومذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں محکمہ کے زیر انتظام مزارات کے نام بتائیں؟

(ب) ان مزارات کی سال 14-2013 اور 15-2014 کی آمدن واخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ہر مزار سے ملحقہ کمرشل اراضی اور دکانات کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان دکانوں و کمرشل اراضی کو کتنے سال کے بعد لیز/پٹہ یا ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے؟

(ہ) حکومت ان مزارات پر زائرین کو کیا کیا سہولیات فراہم کرتی ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) لاہور شہر میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات کی تفصیل بر فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مزارات سے سال 14-2013 میں مبلغ -/9,00,32,582 روپے اور سال 15-2014 میں مبلغ -/8,73,92,736 روپے آمدن حاصل ہوئی اور سال 14-2013 میں مبلغ -/1,38,26,262 روپے اور سال 15-2014 میں مبلغ -/1,82,60,585 روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل بر فلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) لاہور شہر میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات سے ملحقہ کمرشل اراضی 5 اور کل 329 دکانات ہیں جن کی تفصیل بر فلیگ (ج)" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) ان دکانوں کو گڈول کی بنیاد پر ماہانہ کرایہ داری پر نیلام کیا جاتا ہے اور محکمانہ پالیسی کے مطابق ہر تین سال بعد 25 فیصد اضافہ کیا جاتا ہے اور کمرشل اراضی کو بھی گڈول، ماہانہ کرایہ داری پر نیلام عام میں عرصہ تقریباً 30 سالہ لیز پر دیا جاتا ہے جبکہ زرعی رقبہ کو ہر سال وسیع تر مشتہری و منادی بذریعہ قومی اخبارات کے ایک سال کے لئے پٹہ پر دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ٹیوب ویل سکیم پر بھی نیلام کیا جاتا ہے۔

(ہ) محکمہ اوقاف نے ان مزارات پر آنے والے زائرین کو صفائی و ستھرائی کی بہترین سہولیات کی فراہمی کے علاوہ نئے واش رومز تعمیر کئے گئے ہیں۔ جہاں ہمہ وقت عملہ صفائی موجود رہتا ہے۔

(i) پینے کے ٹھنڈے پانی کے لئے الیکٹرک کولر نصب کئے گئے ہیں۔

(ii) زائرین کی سکیورٹی کے لئے عملہ اوقاف کے علاوہ دیگر حکومتی ایجنسیوں کے سکیورٹی افراد کی تعیناتی کے علاوہ واک تھرو گیٹس اور میٹل ڈیٹیکٹر سرچ کا اہتمام کیا گیا ہے۔

(iii) بعض مزارات پر مستقل ڈسپنسری قائم ہیں۔ جہاں سے زائرین کو بلا معاوضہ طبی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہمہ وقت پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے پانی کی بڑی ٹینکی کے علاوہ ½ کیوسک کی ٹربائن نصب کی گئی ہیں۔

(iv) سالانہ عرس مبارک پر لنگر کا وسیع انتظام کیا جاتا ہے۔
(v) زائرین کی سہولیات کے لئے گلفروشی کا دربار شریف کے مین گیٹ پر انتظام ہوتا ہے۔
(vi) جوتوں کی حفاظت کے لئے بھی دربار شریف پر انتظام کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کے جو حالات بتائے گئے ہیں۔ میں اس پر زیادہ سوال نہیں کروں گا صرف ایک انفارمیشن یہاں بیٹھے ہوئے ممبران کو دینا چاہتا ہوں کہ جز(ہ) میں پوچھا گیا تھا کہ حکومت ان مزارات پر زائرین کو کیا کیا سہولیات فراہم کر رہی ہیں؟ اس کا جو جواب دیا گیا ہے اس سے یہ لگتا ہے کہ وہاں کے حالات پنجاب اسمبلی سے بھی بہتر ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کو پنجاب اسمبلی میں کیا problem ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جز(ہ) میں لکھا ہے کہ محکمہ اوقاف نے ان مزارات پر آنے والے زائرین کو صفائی وستھرائی کی بہترین سہولیات کی فراہمی کے علاوہ نئے واش رومز تعمیر کئے گئے ہیں۔ جہاں ہمہ وقت عملہ صفائی موجود رہتا ہے، پینے کے ٹھنڈے پانی کے لئے الیکٹرک کولر نصب کئے گئے ہیں، زائرین کی سکیورٹی کے لئے عملہ اوقاف کے علاوہ دیگر حکومتی ایجنسیوں کے سکیورٹی افراد کی تعیناتی، واک تھرو گیٹس اور میٹل ڈیٹیکٹر سرچ کا اہتمام کیا گیا ہے، بعض مزارات پر مستقل ڈسپنسریاں قائم ہیں۔ یہاں پانی کی فراہمی کی یقین دہانی کرائی جا رہی ہے جبکہ لاہور میں کہیں پانی نہیں مل رہا مزارات پر صاف پانی کس طرح مل رہا ہے۔ میں تو یہ جواب پڑھ کر پریشان ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کو جواب میں اعتراض کہاں ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں صرف یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی ٹیم ہے جو ان چیزوں کو دیکھتی ہے کہ یہ maintain ہو رہی ہیں یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس کے لئے پورا محکمہ ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پورا محکمہ نہیں بلکہ انہوں نے ٹیم بنائی ہوئی ہے جو جاتی ہے اور دیکھتی ہے۔ یہاں لکھا ہوا ہے کہ جیسے یہ سسٹم ایک مشین کی طرح چل رہا ہے۔ آخر اس کو verify کون کرتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

(اذان عصر)

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ہم نے تو اپنی طرف سے انہیں جو اطلاع فراہم کی ہے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ کسی جگہ پر مناسب انتظام نہیں ہے تو براہ کرم یہ خود بھی تشریف لے جائیں یہ بھی عوام کے نمائندے ہیں۔ میں ان کے حلقہ میں رہتا ہوں اس لئے مجھے ان سے تھوڑا تھوڑا ڈر بھی لگتا ہے۔ ان کو چاہئے کہ یہ ہمیں point out کریں لیکن ان کے حلقہ میں تو غالباً کوئی مزار ہی نہیں ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔ میں تو صرف اتنا کہہ رہا تھا کہ اتنی زبردست مشینری اور سسٹم چل رہا ہے وہاں پر ہر چیز spotless ہے۔ آپ پنجاب اسمبلی کا پوچھ رہے تھے تو میں صرف دو چیزیں point out کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کو آپ رہنے دیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں ایک point out کر دیتا ہوں کہ اس بلڈنگ سے صرف بلیاں نکال دیں باقی خیر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں کوئی نہیں اب آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔ یہ ایوان جتنا میرا اور باقی ممبران کا ہے اتنا ہی آپ کا بھی ہے۔ ہماری عزت اسی سے وابستہ ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ نے پوچھا تھا تو میں نے بتا دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔ جی، ڈاکٹر مراد راس!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6835 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: محکمہ اوقاف میں مساجد سے متعلقہ تفصیلات

*6835: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف کی کتنی مساجد ہیں؟

(ب) ان مساجد سے حکومت کو سال 14۔2013 اور 15۔2014 کے دوران کتنی آمدن ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) ان دو سالوں میں ان مساجد کے اخراجات بتائیں؟

(د) ان سے ملحقہ دکانات و دیگر کمرشل پراپرٹی کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) ان سے مساجد سے ملحقہ اراضی پر کسی نے ناجائز قبضہ تو نہیں کیا ہوا، اگر ہاں تو کس کس جگہ کس نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف کی کل 115 مساجد ہیں جن کی تفصیل بر فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مساجد سے سال 14۔2013 میں مبلغ۔/2,83,36,665 روپے اور سال 15۔2014 میں مبلغ۔/4,37,97,695 روپے آمدن حاصل ہوئی۔ تفصیل بر فلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان مساجد سے سال 14۔2013 میں مبلغ۔/7,93,67,446 روپے اور سال 15۔2014 میں مبلغ۔/7,82,21,951 روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل بر فلیگ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مساجد سے ملحقہ کمرشل اراضی 12 اور کل 899 دکانات ہیں جن کی تفصیل بر فلیگ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) وقف اراضی مسجد باہر والی ہنجر وال سے ملحقہ وقف رقبہ پر لوگ ناجائز قابض ہیں۔ جس کی تفصیل بر فلیگ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نیز مسجد صدق علی شاہ اچھرہ لاہور سے ملحقہ چار عدد دکانات پر مولوی فیض رسول قابض ہے جس کا مقدمہ عدالت میں زیر کارروائی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کے جو حالات بتائے گئے ہیں۔ میرے خیال میں ان کے بعد سوال کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ گھر سے یہی سوچ کر آتے ہیں کہ آتے ہی بسم اللہ تنقید سے کرنی ہے۔ آپ کوئی سوال کریں یہاں پر منسٹر اور سیکرٹری موجود ہیں وہ آپ کو جواب دیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آج جو حالات بتائے گئے ہیں اور میں ان سے بالکل مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ مطمئن ہیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ان کی اطلاع کے لئے ایک گزارش کرتا ہوں کہ ہر مزار اور ہر مسجد میں ایک Religious Caucus Committee بنتی ہے جو عوام کے لوگوں میں سے آتی ہے۔ محکمہ میں سے صرف مینجر اس کا بطور سیکرٹری رکن ہوتا ہے۔ ان کا کام ہے کہ مزار اور مساجد میں کچھ معاملات گڑبڑ ہیں تو وہ point out کریں اور اطلاع دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں محمد شعیب اویسی !

میاں محمد شعیب اویسی: جناب سپیکر! یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ تمام درباروں پر پانی اور باقی چیزوں کی سہولیات ٹھیک ہیں۔ ہمارے اپنے دربار حضرت خواجہ محکم دین سرانی خانگاہ شریف ہم اپنی مدد آپ کے تحت یہ سسٹم چلا رہے ہیں۔ یہ کہاں سے اتنی چیزیں انہوں نے لکھ دی ہیں کہ یہ بالکل ٹھیک چل رہا ہے تو kindly میری گزارش ہے کہ ان چیزوں کو دیکھیں اور انہیں ٹھیک چلائیں بلکہ ہمارے دربار کی سالانہ آمدنی 50 لاکھ ہے اور محکمہ عرس کے لئے صرف 6 ہزار روپے خرچ کرتا ہے اس کے لئے پیسے بڑھائے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! میاں صاحب کی بات نوٹ کریں۔ تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ساہیوال: محکمہ اوقاف کے مزارات و مساجد کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2937: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے کتنے مزارات اور مساجد ہیں؟

(ب) ان مساجد اور مزارات سے حکومت کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی آمدن ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) ان دو سالوں میں ان مزارات اور مساجد کے اخراجات بتائیں؟

(د) ان سے ملحقہ اراضی دکانات و دیگر کمرشل پراپرٹی کی تفصیل بتائیں نیز ان سے آمدن کے ذرائع کیا کیا ہیں؟

(ہ) ان سے ملحقہ اراضی پر کسی نے ناجائز قبضہ تو نہیں کیا ہوا ہے اگر ہاں تو کس کس جگہ کس نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) سرکل و ضلع ساہیوال میں وقف مزارات و مساجد کی تفصیل ذیل ہے:

18 عدد مزارات 11 عدد مساجد

(ب) سرکل و ضلع ساہیوال کے مزارات و مساجد کی مذکورہ دو سال آمدن کی تفصیل ذیل ہے۔

تفصیل	آمدن سال 12-2011	آمدن سال 13-2012
مزارات	/1,10,95,587 روپے	-/1,22,81,146 روپے
مساجد	-/30,60,399 روپے	-/36,74,578 روپے

(ج) مذکورہ دو سالوں کے اخراجات کی تفصیل ذیل ہے۔

سرکل و ضلع ساہیوال کے مزارات و مساجد کی مذکورہ دو سال آمدن کی تفصیل ذیل ہے:

تفصیل	آمدن سال 12-2011	آمدن سال 13-2012
مزارات	-/22,49,194 روپے	-/22,33,093 روپے
مساجد	-/43,98,584 روپے	-/47,13,040 روپے

(د) وقف اراضی دکانات و دیگر کمرشل پراپرٹیز کی تفصیل اور ان سے ہونے والی آمدن بابت کرایہ وزرپٹہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) وقف اراضی پر ناجائز قبضہ وناجائز قابضین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لیہ: محکمہ اوقاف کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3991: سردار شہاب الدین خان: کیاوزیراوقاف ومذہبی اموراز راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ اوقاف کی ضلع لیہ میں کس کس جگہ کتنی اراضی ہے، تحصیل وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کتنی اراضی آباد اور کتنی بنجر و غیر آباد ہے؟

(ج) اس اراضی سے کتنی آمدن سالانہ ہو رہی ہے؟

(د) کتنی اراضی ناجائز قابضین کے پاس ہے، ان قابضین کے نام وپتا جات مع اراضی کی تفصیلات بتائی جائے؟

(ہ) کتنی اراضی لیز/ ٹھیکہ پر دی گئی ہے اور کتنے ٹھیکہ پر دی گئی ہے، تحصیل وار تفصیل بتائی جائے؟

وزیراوقاف ومذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) محکمہ مسلم اوقاف کی ضلع لیہ میں اراضی کی تحصیل وار تفصیل بصورت گوشوارہ برنشان (الف) معززایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لیہ میں کل اراضی 250 ایکڑ 11 مرلے ہے جس میں سے 164 ایکڑ 6 کنال 5 مرلے آباد زرعی اراضی ہے اور 85 ایکڑ 2 کنال 6 مرلے غیر آباد ہے۔ تفصیل بنجر رقبہ بصورت گوشوارہ برنشان (ب) معززایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 14۔2013 میں محکمہ اوقاف کو زرعی اراضیات کے پٹہ جات کی مد میں مبلغ 8,87,734/۔ روپے وصول ہوئے تھے۔

(د) دربار حضرت لعل عیسن کروڑ سے ملحقہ وقف رقبہ 2 ایکڑ 4 کنال 10 مرلے پر ناجائز قابضین نے از تاریخ تحویل سے از قسم پختہ مکانات / دکانات تعمیر کئے ہوئے ہیں جن کی تفصیل بصورت گوشوارہ برنشان (ج)" معززایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔۔

(ہ) محکمہ مسلم اوقاف ضلع لیہ کے تحصیل وار پٹہ / ٹھیکہ پر دی گئی اراضیات کی تفصیل بصورت گوشوارہ بر نشان (د) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

ساہیوال: محکمہ اوقاف کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*4300: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی کس کس جگہ واقع ہے؟

(ب) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے کب سے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) کتنی اراضی محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے؟

(د) کتنی اراضی پٹہ / ٹھیکہ / لیز پر کن افراد کو کتنے عرصہ کے لئے کتنی رقم کے عوض دی گئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ محکمہ اوقاف کی اراضی پر قبضہ کر کے آگے فروخت کی جا رہی ہے اور اس میں محکمہ کے اہلکاران وافسران بھی ملوث ہیں؟

(و) کیا حکومت اس سلسلہ میں انکوائری کمیٹی بناء کر تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی زیر تحویل 117 ایکڑ 5 کنال 11 مرلے رقبہ ہے تفصیل فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل 117 ایکڑ 5 کنال 11 مرلے میں سے تقریباً 9 کنال پر 27 لوگ محکمانہ تحویل سے پہلے کے قابض ہیں جن کی تفصیل بر فلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مختلف عدالتوں میں زیر سماعت مقدمہ جات کی بناء پر ان سے رقبہ کی واگزاری کا معاملہ زیر التواء ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی زیر تحویل 117 ایکڑ 5 کنال 11 مرلے رقبہ ہے تفصیل فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل اراضی کی تفصیل بر فلیگ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) محکمانہ تحویل میں لئے جانے سے قبل وقف اراضی پر پہلے سے موجود ناجائز قابضین جنہوں نے مختلف عدالتی مقدمات کی وجہ سے قبضہ برقرار رکھا ہوا ہے اور محکمہ ان سے واگزاری کے لئے مختلف فورمز پر پیروی کر رہا ہے کی طرف سے زیر قبضہ رقبہ کی فروخت کی بابت شکایت ملنے پر معاملہ کی چھان بین /انکوائری کرائی جائے گی اور اگر فروخت میں محکمہ کا کوئی اہلکار یا آفیسر ملوث ہوا تو اس کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(و) معاملہ چونکہ مختلف عدالتوں میں زیر کارروائی ہے جس بناء پر محکمہ فی الوقت کوئی کارروائی کرنے کے قاصر ہے عدالت سے فیصلہ پر محکمہ وقف رقبہ کا قبضہ واگزار کرواتے ہوئے ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی عمل میں لائے گا اور انکوائری کمیٹی بنا کر تحقیقات کروائے گا۔

لاہور: دربار بی بی پاکدامن کی آمدن و دیگر تفصیلات

*1878: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) دربار بی بی پاکدامن لاہور سے محکمہ کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی آمدن کس کس مد سے ہوئی ہے؟

(ب) اس دربار پر ان سالوں کے دوران کتنی رقم کس کس سلسلہ میں خرچ ہوئی ہے؟

(ج) اس دربار پر کتنے ملازم کس کس عہدہ اور گریڈ پر کام کر رہے ہیں، ان کے نام بھی فراہم کریں؟

(د) اس دربار پر زائرین کی سہولیات کے لئے کیا کیا اقدامات محکمہ نے اٹھائے ہوئے ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) دربار بی بی پاکدامن لاہور محکمہ کو سال 12-2011 میں مبلغ -/1,92,25,868 روپے اور سال 13-2012 میں مبلغ -/1,90,83,785 روپے آمدن ہوئی۔ مد وار تفصیل آمدن برفلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس دربار پر سال 12-2011 میں مبلغ -/57,82,792 روپے اور سال 13-2012 میں مبلغ -/59,28,272 روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل برفلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس دربار پر محکمہ اوقاف کے کل پانچ ملازم تعنیات ہیں اور پرائیویٹ سکیورٹی عملہ چھ خواتین، بارہ مرد سکیورٹی گارڈ (تین شفٹوں میں) پرائیویٹ عملہ صفائی چوبیس عدد (تین شفٹوں میں) بھی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں جن کی تفصیل برفلیگ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ اوقاف کی جانب سے زائرین کی سہولیات کے لئے اٹھائے جانے والے اقدامات کی تفصیل برفلیگ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور شہر میں مزارات کی تعداد ودیگر تفصیلات

*2929: **محترمہ فائزہ احمد ملک**: کیاوزیراوقاف ومذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور شہر میں محکمہ کے زیرانتظام مزارات کے نام بتائیں؟

(ب) ان مزارات کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے آمدن واخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان مزارات پر کل کتنے ملازم کام کررہے ہیں؟

(د) ہرمزار سے ملحقہ کمرشل اراضی اور دکانات کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) ان کی دکانوں وکمرشل اراضی کو کتنے سال کے بعد لیز/پٹہ یا ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے؟

(و) حکومت ان مزارات پر زائرین کو کیا کیا سہولیات فراہم کرتی ہے؟

وزیراوقاف ومذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) لاہور شہر میں محکمہ کے زیرانتظام 44 مزارات ہیں۔ تفصیل برفلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مزارات سے سال 12-2011 میں کل -/7,53,84,781 روپے آمدنی ہوئی جبکہ سال 12-2011 میں مبلغ -/2,38,73,638 روپے خرچ ہوئے اور سال 13-2012 میں کل -/9,11,13,464 روپے آمدنی ہوئی جبکہ سال 13-2012 میں مبلغ -/2,72,57,143 روپے اخراجات ہوئے۔

(ج) ان مزارات پر کل 67 ملازمین کام کررہے ہیں۔

(د) ان مزارات سے ملحقہ 211 عدد دکانات ہیں اور 627 کنال 15 مرلے زرعی اراضی ہے۔ تفصیل برفلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) دکانوں کو گڈول کی بنیاد پر ماہانہ کرایہ داری پر نیلام کیا جاتا ہے اور محکمانہ پالیسی کے مطابق ہر تین سال بعد 25 فیصد اضافہ کیا جاتا ہے اور کمرشل اراضی کو بھی گڈول، ماہانہ کرایہ داری پر نیلام عام میں عرصہ تقریباً 30 سالہ لیز پر دیا جاتا ہے جبکہ زرعی رقبہ کو ہر سال وسیع تر مشتہری و منادی بذریعہ قومی اخبارات کے ایک سال کے لئے پٹہ پر دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بنجر رقبہ عرصہ سات سال کے لئے ٹیوب ویل سکیم کے تحت پٹہ پر نیلام کیا جاتا ہے۔

(و) ان مزارات پر آنے والے زائرین کو صفائی و ستھرائی کی بہترین سہولیات کی فراہمی کے علاوہ نئے واش رومز تعمیر کئے گئے ہیں جہاں ہمہ وقت عملہ صفائی موجود رہتا ہے۔

(i) پینے کے ٹھنڈے پانی کے لئے الیکٹرک کولر نصب کئے گئے ہیں۔

(ii) زائرین کی سکیورٹی کے لئے عملہ اوقاف کے علاوہ دیگر حکومتی ایجنسیوں کے سکیورٹی افراد کی تعیناتی کے علاوہ واک تھرو گیٹس اور میٹل ڈیٹیکٹر سرچ کا اہتمام کیا گیا ہے۔

(iii) بعض مزارات پر مستقل ڈسپنسری قائم ہے۔ جہاں سے زائرین کو بلامعاوضہ طبی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہمہ وقت پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے پانی کی بڑی ٹینکی کے علاوہ 1/2 کیوسک کی ٹربائن نصب کی گئی ہے۔

(iv) سالانہ عرس مبارک پر لنگر کا وسیع انتظام کیا جاتا ہے۔

(v) زائرین کی سہولیات کے لئے گلفروشی کا دربار شریف کے مین گیٹ پر انتظام ہوتا ہے۔

(vi) دربار شریف پر جوتوں کی حفاظت کے لئے بھی انتظام کیا جاتا ہے۔

لاہور: مزارات کی آمدن و اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*3745: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور ڈویژن میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام کتنے مزارات ہیں؟

(ب) ان سے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی کتنی آمدن ہوئی اور کتنے اخراجات ہوئے ان مزارات کی سال وار تفصیل سے علیحدہ علیحدہ ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں ان درباروں / مزارات کی آمدن سے فلاح کے کون کون سے کام سرانجام دیئے گئے، ان کی سال وار مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) لاہور ڈویژن میں کل 103 مزارات محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہیں۔

(ب) ان مزارات سے گزشتہ پانچ سالوں کی آمدن و اخراجات کی تفصیل بر فلیگ(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ عرصہ میں ان درباروں / مزارات کی آمدن سے فلاح کے جو جو کام سرانجام دیئے گئے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

1) دربار حضرت مادھولال حسینؒ اور دربار حضرت میاں میرؒ لاہور میں ڈسپنسری بنائی گئی ہے۔
2) لنگر خانہ کا انتظام کیا گیا ہے۔
3) بڑے درباروں پر تقریباً 20 عدد ٹھنڈے پانی کے کولر لگائے گئے ہیں۔
4) صفائی ستھرائی کا کام درباروں پر تعینات خادم / نگران سرانجام دیتے ہیں۔اور دربار حضرت بی بی پاکدامن کے لئے ایک پرائیویٹ کمپنی بھی hire کی ہوئی ہے جو صفائی ستھرائی کا کام سرانجام دے رہی ہے۔
5) سکیورٹی کے حوالے سے درج ذیل انتظامات کئے گئے ہیں۔
   I. سکیورٹی گارڈز کو میٹل ڈیٹیکٹر فراہم کئے گئے ہیں۔
   II. واک تھرو گیٹ نصب کئے گئے ہیں۔
   III. بڑے درباروں مثلاً دربار حضرت بابا بلھے شاہ قصوریؒ، دربار حضرت پیر مکیؒ، دربار حضرت شاہ جمالؒ، دربار حضرت بی بی پاکدامنؒ اور دربار حضرت میاں میرؒ پر CCTV کیمرہ جات نصب ہیں۔
   IV. اے جے سکیورٹی کمپنی سے سکیورٹی گارڈ hire کئے ہوئے ہیں۔
   V. پولیس اہلکار بھی تعینات ہیں۔
   VI. درباروں سے ملحقہ Toilets میں صفائی ستھرائی کے انتظامات کو مزید بہتر بنایا گیا ہے۔

ساہیوال: محکمہ اوقاف کے مزارات و مساجد سے متعلقہ تفصیلات

*4307: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات اور مساجد کی کتنی تعداد ہے؟

(ب) ان درباروں اور مساجد کی سال 2012-13 سے آج تک کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل دربار اور مسجد وار فراہم کریں؟

(ج) ان مساجد اور مزارات کی تعمیر مرمت پر سال 2012-13 سے آج تک کتنی رقم خرچ کی، تفصیل مزارات اور مساجد وار بتائیں؟

وزیراوقاف ومذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع و سرکل ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں 15 عدد مزارات اور 11 عدد مساجد ہیں جن کی تفصیل سوال (ب) کے جواب گوشوارہ میں درج ہے جو برفلیگ (اے) ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں مزارات اور مساجد کی سال 13-2012 اور یکم جولائی 2013 سے مورخہ 31۔ مئی 2014 تک کی آمدن واخراجات دربار و مسجد کی تفصیل کا گوشوارہ برفلیگ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں وقف مزارات اور مساجد کے لئے سال 13-2012 اور یکم جولائی 2013 تا 2014-05-31 تعمیر ومرمت کی مد میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی جس بناء پر اس عرصہ کے دوران تعمیر ومرمت نہ کی گئی ہے۔

پاکپتن: دربار بابا فریدؒ پر زائرین کی رہائش کا مسئلہ

*5964: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیراوقاف ومذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکپتن میں دربار بابا فریدؒ پر ملک کے دوسرے شہروں سے آنے والے زائرین کے لئے رہائش کا کوئی مناسب بندوبست نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دربار پر کمپلیکس میں میوزیم بنا کر زائرین کے لئے مستقل بند کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بابا فریدؒ کے دربار پر موجود کمپلیکس پر لاکھوں روپے خرچ کئے گئے ہیں کیا حکومت اس کمپلیکس میں زائرین کے لئے کوئی کمرے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں، وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیراوقاف ومذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) دربار حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ پاکپتن میں دوسرے شہروں سے آنے والے زائرین کی رہائشی سہولت کے لئے مسافر خانہ تعمیر شدہ ہے۔

(ب) دربار حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ پاکپتن کے کمپلیکس میں کوئی میوزیم نہ بنایا گیا ہے۔

(ج) دربار حضرت بابافریدالدین مسعود گنج شکرؒ پاکپتن پر زائرین کے لئے کیوں کہ مسافر خانہ تعمیر شدہ ہے لہٰذا کمپلیکس میں زائرین کے لئے کمروں کی تعمیر کا معاملہ فی الحال زیر غور نہ ہے۔

پاکپتن: دربار بابافریدؒ پر زائرین کی رہائش سے متعلقہ تفصیلات

*6409: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیراوقاف ومذہبی اموراز راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ دربار بابافریدؒ پاکپتن پر ملک کے دوسرے شہروں سے آنے والے زائرین کے لئے رہائش اور رات گزارنے کا کوئی مناسب بندوبست نہ ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دربار کے کمپلیکس میں میوزیم بناکر زائرین کے لئے مستقل بند کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دربار پر موجود کمپلیکس پر لاکھوں روپے خرچ کئے گئے ہیں کیا حکومت اس کمپلیکس میں زائرین کے لئے کمرے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیراوقاف ومذہبی امور(میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) دربار حضرت بابافریدالدین مسعود گنج شکرؒ پاکپتن شریف میں ملک کے دوسرے شہروں سے آنے والے زائرین کے لئے مسافر خانہ ہے۔

(ب) دربار حضرت بابافریدالدین مسعود گنج شکرؒ پاکپتن شریف سے متعلقہ ایسا کوئی کمپلیکس نہ ہے جس کو میوزیم بناکر زائرین کے لئے مستقل بند کر دیا گیا ہو۔

(ج) دربار حضرت بابافریدالدین مسعود گنج شکرؒ پاکپتن شریف پر محکمہ اوقاف کی جاری ڈویلپمنٹ سکیم کے تحت زائرین کی سہولت کے لئے لفٹ نصب کی جارہی ہے اور دربار شریف کے صحن کو زائرین کمپلیکس کی چھت سے ملایا جارہا ہے تاکہ زیادہ تعداد میں زائرین مستفید ہو سکیں نیز زائرین کی حفاظت اور سکیورٹی کے لئے پولیس کنٹرول روم بھی زیر تعمیر ہے۔ زائرین کی رہائش اور رات گزارنے کے لئے زائرین کمپلیکس میں مرد و خواتین زائرین کی رہائش کے لئے مسافر خانہ میں مناسب انتظام ہے۔

بہاولپور: جامع مسجد کوچہ گل حسن کو فنڈز فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6781: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیراوقاف ومذہبی اموراز راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور شہر میں واقع جامع مسجد کوچہ گل حسن کی حالت انتہائی مخدوش ہے اور محکمہ کے انجینئرز نے اسے گرا کر از سر نو تعمیر کی سفارش کی ہے؟

(ب) محکمہ کب تک اس کی از سر نو تعمیر کے لئے فنڈ کی فراہمی کو یقینی بنائے گا تاکہ مالی سال 2015-16 میں اس کی تعمیر ہو سکے گی اور کسی جان لیوا ناگہانی حادثہ سے بچا جا سکے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) درست ہے۔

(ب) مالی سال 2015-16 کی ترجیحی فہرست میں اس مسجد کی تعمیر نو کے لئے مبلغ -/60,00,000 روپے تجویز کئے گئے ہیں اور اسی سال میں مسجد کی از سر نو تعمیر مکمل کی جائے گی۔

سیالکوٹ میں محکمہ اوقاف کی سرکاری اراضی پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*6784: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ اوقاف کی کتنی سرکاری اراضی ہے اور کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کن لوگوں کا اراضی پر ناجائز قبضہ ہے، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) حضرت امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ سیالکوٹ کے مزار پر سال 2012 تا 2015 دیکھ بھال کے لئے کتنی رقم خرچ ہوئی اور دربار سے کتنی آمدن ہوئی اور زائرین کو کیا کیا سہولتیں فراہم کی گئی ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(د) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ اوقاف کے کتنے مزارات اور کتنی مساجد ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ اوقاف کی کل 2713 کنال 2 مرلے سرکاری اراضی وقف ہے جس کی تفصیل بر نشان (الف) معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) دربار حضرت بہاول جی موضع گجر کے رقبہ تعدادی 44 کنال 5 مرلے بوجہ عدالتی مقدمہ مسمی محمد اشرف و محمد اکرم ولد معشوق علی ناجائز قابض ہے اور مسجد خانقاہ والی موضع ساہو والہ رقبہ

تعدادی 107 کنال ایک مرلے بھی بوجہ عدالتی مقدمہ مسمی محمد اسلم ولد فتح محمد ناجائز قابض ہے۔

(ج) دربار حضرت امام علی الحقؒ سیالکوٹ پر سال 2012 تا 2015 دیکھ بھال پر آنے والے اخراجات و آمدن کی تفصیل بر نشان (ب) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے جبکہ دربار شریف پر زائرین کی سہولت کے لئے گرمیوں میں ٹھنڈے پانی کے واٹر کولر اور دربار شریف کے صحن میں سایہ دار شیڈ وغیرہ لگوایا گیا نیز لوڈ شیڈنگ کی صورت میں جنریٹر کا بندوبست بھی کیا گیا ہے نیز دربار شریف پر لنگر کا انتظام کیا گیا ہے محکمہ کی طرف سے پرائیویٹ کمپنی AJ کے دو سکیورٹی گارڈ تعینات ہیں نیز واک تھروگیٹ ومیٹل ڈیٹیکٹرز وغیرہ بھی دربار شریف پر موجود ہیں۔

(د) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ اوقاف کے کل چودہ عدد مزارات اور چار عدد مساجد ہیں جن کی تفصیل بر نشان (ج) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نہتے کشمیریوں پر بھارت کے رواں رکھے ہوئے مظالم کی شدید مذمت کرتی ہوں۔ بھارتی فورسز کی اندھا دھند فائرنگ سے سیالکوٹ اور پسرور کے نواحی گاؤں میں تباہی مچی ہوئی ہے۔ بھاری گولوں سے معصوم شہریوں کی خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ بھارت بین الاقوامی ضابطوں کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ معصوم بے گناہ شہریوں پر گولہ باری انتہائی بزدلانہ کارروائی ہے۔ یہ سب کشمیری نسل کو ختم کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے تاکہ مقبوضہ کشمیر پر عیار ہندو کا قبضہ رہے۔ بھارت بدمست ہاتھی بنا ہوا ہے اور اس بپھرے ہوئے اونٹ کو اب نکیل ڈالنی بہت ضروری ہے لہٰذا میری حکومت سے اپیل ہے کہ فوری طور پر اقوام متحدہ سے رابطہ کیا جائے اور پوری دنیا میں وفود بھیجے جائیں کہ اب آزادی کشمیر کا فیصلہ بہت ضروری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! بہت شکریہ۔ بالکل ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ایک شعر سن لیں۔

میرے وطن میرے کشمیر تیری جنت میں آئیں گے اک دن
ستم شعاروں سے تجھ کو چھڑائیں گے اک دن
کشمیر اور پاکستان بنے گی اک زنجیر

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ میاں اسلم صاحب! میاں محمود الرشید آپ کو، جناب احمد خان اور زعیم قادری کو اندر بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہیں لہٰذا آپ ان کو چھٹی دے دیں اور میرے خیال میں آپ اپنی سیٹ پر واپس آ جائیں۔ شیخ علاؤالدین تشریف نہیں لائے۔۔۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ نے جو بات ابھی کی ہے میں نے بھی اس حوالے سے ایک قرارداد جمع کروائی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! کس نے جمع کروائی ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ جو ظلم ہندوستان کے حوالے سے ہو رہا ہے اس حوالے سے میں نے ابھی آج ہی قرارداد جمع کروائی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! جی، اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ایک اور میری request ہے کہ کسان جو کہ سراپا احتجاج ہیں تو میری گزارش ہے کہ ان کے لئے کوئی دن مخصوص کر کے اس پر بحث رکھی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! کس حوالے سے بحث رکھی جائے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! کسان اس وقت سراپا احتجاج ہیں اور وہ جگہ جگہ protest کر رہے ہیں تو مہربانی اس پر غور فرمائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! اس کو دیکھتے ہیں کہ اس پر کیا کرنا ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: شوگر ملوں کی جو pending amount ہے اس حوالے سے میں نے فوڈ منسٹر کو کہا تھا کہ وہ آج ایوان میں آکر بتائیں۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ جواب دیں گے ؟ منسٹر صاحب میرے خیال میں ایران گئے ہوئے ہیں ان کی طرف سے request ہے لہٰذا پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ بتائیں۔ شیخ علاؤالدین اُس دن بہت غصے میں تھے اور آج وہ موجود نہیں ہیں۔ اسی چیز کا افسوس ہوتا ہے۔ شیخ علاؤالدین کو آج یہاں موجود ہونا چاہئے تھا۔ جی، ذرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں۔ اس دن فوڈ کے حوالے سے بات ہوئی تھی کہ شوگر ملوں کی payment جو ابھی بقایا رہتی ہے۔ میاں اسلم صاحب! ذرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا جواب سنیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

گنّے کے کاشتکاروں کو ادائیگی کا مطالبہ

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! 14-2013 میں گنّے کی کل قیمت 143.74 بلین تھی اس کی billion 143.58 payment ہو گئی تھی اور بقایا 159 ملین رہ گئی تھی جو کہ 14-2013 کی 0.10 فیصد بنتی ہے۔ 15-2014 میں 133.94 بلین گنّے کی قیمت تھی اور 129.54 بلین ادا کر دی گئی ہے۔ 4.3 بلین بقایا رہتی ہے، 96.79 فیصد ادائیگی ہو چکی ہے اور 3.3 فیصد بقایا payment رہتی ہے۔ ٹوٹل 43 شوگر ملوں میں سے 22 ملوں نے 100 فیصد ادائیگی کر دی ہے اور بقایا 21 ملوں کے ذمے جو ادائیگی رہتی ہے ان کے خلاف شوکاز نوٹسز Issue کئے گئے ہیں۔ ان 21 شوگر ملوں میں ادائیگی کے حساب سے جن کی طرف زیادہ payment تھی ان کو seal کر دیا گیا ہے۔ DCOs کو زمینداروں کی ادائیگی کے لئے پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ کی شق نمبر 6/2 اور 21 کے تحت کاشتکاروں کی ادائیگی کے لئے arrears of land revenue کے تحت کارروائی کے لئے بھیج دیا گیا ہے اور وہ ان کی پراپرٹی کو attach کر کے اور اس کی نیلامی کر کے کسانوں کو ان کی ادائیگی 100 فیصد کروائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے مجھے بتایا تھا کہ کوئی شوگر ملز آپ نے seal بھی کی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چوہدری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! 14-2013 میں قصور میں چار شوگر ملیں اور 15-2014 میں پانچ شوگر ملیں seal کی ہیں۔ شیخ علاؤالدین نے برادرز شوگر مل کے حوالے سے جو point out کیا تھا تو واقعی پنجاب میں اس شوگر مل کے ذمے سب سے زیادہ ادائیگی 87 کروڑ 87 لاکھ 87 ہزار 753 روپے ہے لہٰذا اس کو seal کر دیا گیا ہے اور DCO کو لکھ دیا گیا ہے کہ اس کی property attach کر کے اس کی نیلامی rule کے مطابق کر کے with interest کسانوں کو payment کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بہت شکریہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ sealing of the premises مکمل ہو گئی ہے۔ میں آپ کے توسط سے ڈیپارٹمنٹ کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ re-locate ہو گئی ہے۔ It is not even here. وہ بنک کے سپرد ہو گئی تو وہ کاشتکار جس کے 87 کروڑ روپے ہیں اس کا ذمہ دار کون ہو گا، اس علاقے کے کسان کس کے پاس جا کر وہ پیسے مانگیں گے، کیا کوئی authority create کی جائے گی، کیا کوئی act pass کریں گے، کیا یہ کوئی subordinate legislation کے ذریعے ان کسانوں کی دادرسی کریں گے، ان کو بتائیں گے کہ کیسے ان کو پیسے ملیں گے؟ جس مل کو seal کرنے کی بات کی جا رہی ہے مل کی sealing is no answer to farmer's misery وہ تو بے چارہ مر رہا ہے۔ وہ CPR ہاتھ میں پکڑ کر پچھلے چوبیس / چھتیس ماہ سے چیختا پھر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! اس پر کیا کریں آپ بتائیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اس پر محکمے کے پاس اختیارات ہیں کہ کین کمشنر کسانوں کی لسٹ ترتیب دے اور ان کے پیسے ان مل والوں سے واگزار کروائیں۔ اگر وہ پیسے re-locate ہو گئے تو بنکوں کے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! وہ بتا رہے ہیں کہ ان کی ملوں کو seal کر دیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! وہ یہ نہیں بتا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! نہیں وہ بتا رہے ہیں کہ ان کی ملوں کو seal کر دیا ہے اور ان کی پراپرٹی کو auction کر کے۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! نہیں۔This is not the case. یہ تو بات ہی نہیں ہے یہ دو علیحدہ علیحدہ باتیں ہیں۔ اگر ایک مل کی liability bank کو دے دی گئی ہے تو ہمیں کین کمشنر صاحب یہ بتادیں کہ اس liability کے اندر کسان کے CPR، کسان کے گنّے کے پیسے کیا اس بنک کے ذمے ڈالے گئے ہیں تو پھر ہم مان لیں گے ؟ ان کی اپنی liability bank کے ذمے پڑ گئی ہے۔ کسان جس کی فصل، جس کا گنا ان کے پاس گیا تھا وہ CPR لے کر دربدر پھر رہا ہے ہمیں تو کوئی راستہ ہی نہیں معلوم کہ کہاں جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! لینڈ ریونیو ایکٹ کے مطابق seal کرنے کے بعد اس mill کے قرقی کے آرڈر ہوئے ہیں۔ لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت سب سے پہلے زمیندار کے پیسے receive ہوں گے اُس کے بعد بنک والے لیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! ذرا تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میرے پاس تمام mills کی figure موجود ہے لیکن ابھی میرے پاس وہ فائل موجود نہیں ہے۔ جب last time اس پر بات ہوئی تھی تو اُس وقت میں نے notes بنائے تھے اور کسانوں کے ساتھ بیٹھ کر اُن کی تکالیف اسمبلی میں بیان کرنے کے لئے میں نے سارا پیپر تیار کیا تھا۔ مجھے اتنا اندازہ نہیں تھا کہ اس طرح یہ معاملہ take up ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے آج کے لئے ان کو پابند کیا تھا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ صحیح فرما رہے ہیں۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ایک عام آدمی گورنمنٹ سے ہٹ کر کوئی فراڈ کرتا ہے جس کی مالیت کروڑوں روپے میں ہوتی ہے تو آپ اُس پر نیب کا کیس بنا کر اس بندے کو اندر کر دیتے ہیں، بالکل اندر کرنا چاہئے اور اس پر کسی قسم کا کوئی compromise نہیں ہے۔ آپ مجھے یہ بات بتائیں کہ ایک کسان جو 48 ڈگری سینٹی گریڈ پر ہل چلاتا ہے، محنت مزدوری کرتا ہے اور جس کی خوشیاں غمیاں دونوں اس کی فصل پر منحصر ہوتی ہیں آپ اُس کے

ساتھ سلوک کیا کر رہے ہیں؟ آپ ان mills کے نام اور ان کے مالکان کے نام بتائیں کہ کون کون شامل ہے، حکومت کی کون کون سی اپنی mills ہیں اور وہ بڑے بڑے تمام نام اس House کو بتائے جائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! وہ آپ کو ابھی بتا دیتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جن شوگر ملوں کے ذمہ پیسے ابھی رہتے ہیں وہ ان کی detail ابھی بتا دیتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ان کے مالکان کے نام ہمیں بتائیں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ 21 ملوں کو شوکاز نوٹس جاری کر دیئے ہیں اور کین کمشنر کو کہہ دیا ہے تو کیا یہ اس مسئلے کا حل ہے؟ کسان بے چارا تو مر گیا اور اُس نے اپنے آپ کو پھانسی دے دینی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ خود کسان ہیں۔ آج کسان ادھار پر کھاد اور ڈیزل لیتا ہے پھر جب فصل آتی ہے تو اُس وقت بے چارا وہ سود سمیت ادھار واپس کر رہا ہوتا ہے۔ اس کے پاس صرف یہی سرکل ہوتا ہے کہ اس کے چھ مہینے کی گندم یا کچھ پیسے نکل آتے ہیں۔ یہ حکومت بڑے آرام سے سو رہی ہے اور اُس کو پتا ہی نہیں ہے۔ آپ کسان کو مونجی کی قیمت مناسب دے سکے ہیں، گندم اٹھائی ہے اور نہ ہی باردانہ دے سکے ہیں۔ آپ سبزیاں انڈیا سے منگوا رہے ہیں، لوگوں کو گنّے کی قیمت نہیں دے سکے اور آلو کی فصل برباد ہو گئی ہے یعنی تسیں کسان تے آلو رکھ دتاے۔ آپ خوفِ خدا کھائیں۔ یہاں پر حکومت نام کی کوئی چیز ہے یا ہے ہی نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں۔ آپ اُن کی بات ایک دفعہ دوبارہ سن لیں کہ انہوں نے کہا کیا ہے اُس کے بعد پھر آگے بات کیجئے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے اُن کی بات سن کر ہی یہ بات کی ہے۔ جو بات احمد خان صاحب نے کی ہے کہ وہ مل relocate ہو گئی ہے۔ قصور سے mill اٹھائی اور جا کر کہیں اور لگا لی۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اُس کی پراپرٹی تو موجود ہے ناں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اُس پراپرٹی کو چاٹنا ہے جب کسان خودکشی کر کے مر جائے گا؟ 4۔ارب روپیہ پھر آئے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ بتا رہے ہیں کہ اُس کو نیلام کیا جائے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جو مل relocate ہو رہی ہے اُس کو relocation کی اجازت ہی نہ دی جائے اور اُس پر پابندی لگائی جائے کہ تم اُدھر جا کر relocate نہ کرو۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اُس پر پابندی لگائیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ اُس کو اختیارات یہ دے رہے ہیں کہ اِدھر کے کسانوں کے تم نے جتنے مرضی پیسے کھا لئے ہیں اور اب اگلے کسانوں کی جا کر چمڑی اتارو۔ آپ اس پر پابندی لگائیں اور ان کا کیس نیب میں بھیجیں۔ یہ public matter ہے اس لئے ان کا کیس نیب میں جانا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب! ذرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! میں دوبارہ عرض کر دیتا ہوں کہ اتنی زیادہ mills آج تک seal نہیں کی گئیں۔ 14-2013 میں چار mills seal کی گئیں اور اس سال 15-2014 میں پانچ mills seal کی ہیں۔ میں نے ایوان کو بتایا ہے کہ ہم نے چار mills seal کرنے کے بعد قرقی کے آرڈر کے لئے DCOs کو لکھا ہے۔ لینڈ ریونیو ایکٹ کے مطابق اگر وہ mills بنک سے default بھی کرتی ہیں تو اُن کی قرقی اور نیلامی کے بعد وہ پیسا پہلے کسان کو دیا جائے گا پھر بنک لے جا سکے گا۔ اتنی زیادہ کارروائی آج سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا غوث صاحب!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میرے حلقہ سلانوالی میں چشتیاں شوگر مل ہے اُس نے 2010 سے لے کر 2015 تک زمینداروں کے پیسے دینے ہیں جس کے مالک شکیل بھٹی مرحوم تھے اور اب ان کے بیٹے ہیں۔ اب انہوں نے ایک سب کنٹریکٹر کو sublet کر دیا ہے۔ سرگودھا کے (ق) لیگ کے ایک ایم پی اے جو میرے معزز بھائی ہیں اُن کے گھر بیٹھ کر وہ لوگوں کو بلاتے ہیں کہ اپنے CPR لے کر آئیں تو ہم آپ کو payment کر دیتے ہیں۔ میں نے (ق) لیگ کے اپنے colleague ایم پی اے سے request کی کہ میرے حلقہ کے زمینداروں کا 17 کروڑ روپیہ اُس سب کنٹریکٹر نے دینا ہے لہٰذا آپ مہربانی کر کے ہم زمینداروں کے پیسے دلوائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! میری بات سنیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! مہربانی کر کے مجھے بات کرنے دیں۔ ڈی سی او سرگودھا نے چشتیاں شوگر مل کو seal کرنے کا آرڈر جاری کیا۔ جب اُس کو seal کیا گیا تو

بورڈ آف ریونیو سے کسی صاحب نے اُس کو de-seal کر دیا۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لوگوں کے پیسے دلوانا چاہتی ہے جبکہ ٹھیکیدار اور مل مالکان دونوں مل کر اُس کو غیر قانونی طور پر de-seal کر کے اِس وقت اپنی مل کو update کرنے کے لئے maintenance کر رہے ہیں۔ پانچ سال سے زمیندار مارے مارے پھر رہے ہیں اور 17 کروڑ روپیہ مل مالکان کھا کر ہڑپ کر کے بیٹھے ہیں۔ میری آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش ہے بلکہ اِس وقت گیلری میں کین کمشنر بھی موجود ہیں جن کو بار بار بتایا گیا ہے کہ غریب زمینداروں کو پیسے دلوائے جائیں۔

جناب سپیکر! میری تحصیل سلانوالی، ساہیوال اور شاہ پور میں چھوٹے زمیندار رہتے ہیں۔ وہاں پر سو مربع زمین والے زمیندار نہیں بلکہ وہاں پر دس، پندرہ ایکڑ یا زیادہ سے زیادہ دو مربع رقبہ کے زمیندار بستے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! وہ زمیندار پانچ سال سے مارے مارے پھر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اُن کا جواب سن لیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر اعلیٰ اور یہاں وزیر قانون بھی تشریف فرما ہیں اُن سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ چشتیاں شوگر مل والوں سے ہماری تحصیل سلانوالی، شاہ پور اور ساہیوال کے زمینداروں کے پیسے دلوائے جائیں اور جس آفیسر نے اس مل کو غیر قانونی طور پر de-seal کرنے کا حکم دیا ہے اُس کے خلاف فوری طور پر action لیا جائے۔ ڈی سی او سرگودھا کو بھی یہ حکم جاری فرمایا جائے کہ وہ فوری طور پر زمینداروں اور کسانوں کے پیسے دلوائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سردار وقاص حسن موکل بھی بات کر لیں تو پھر ایک ہی مرتبہ وہ جواب دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ پہلے ان کی بات کا جواب سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسداللہ):جناب سپیکر!چشتیاں شوگر مل 2013-14 میں seal کی گئی تھی اور SMBR صاحب کی اجازت کے بعد اُس کی نیلامی کی کارروائی جاری ہے۔وہ مل de-seal نہیں کی گئی بلکہ وہ نیلامی میں جارہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:اُس کی کوئی date آپ کے پاس ہے کہ کب تک اُس کی auction ہوگی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسداللہ):جناب سپیکر!اس کی date میرے پاس نہیں ہے لیکن SMBR نے اجازت دے دی ہے۔SMBR کی اجازت کے بعد نیلامی کے اشتہار آتے ہیں۔جب اجازت مل گئی ہے تو میرے خیال میں ایک ماہ کے اندر اس کی نیلامی ہو جائے گی۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان:جناب سپیکر!میں اس پر تھوڑا عرض کردوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:جن کے پیسے رہتے ہیں پہلے اُن کو دلوائے جائیں گے۔رانا صاحب!اُن کی اگلی بات بھی آپ سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسداللہ):جناب سپیکر!جن شوگر ملوں کی shifting یا relocation کی یہ بات کر رہے ہیں تو اُس کی کہیں اجازت نہیں ہے اور نہ ایسا شوگر مل والے کر سکتے ہیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان:جناب سپیکر!ڈی سی او صاحب نے اُس مل کو seal کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر:رانا صاحب!آپ نے بات تو سن لی ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان:جناب سپیکر!میں بات سمجھ گیا ہوں لیکن میں بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے پارلیمانی سیکرٹری کو غلط brief کیا ہے جس کی میں تصحیح کرنا چاہتا ہوں۔میرا وہ حلقہ ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:رانا صاحب!آپ میری ایک بات سنیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان:جناب سپیکر!ہمارے کسانوں کو روتے اور پیٹتے ہوئے پانچ سال ہو گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہاں پر موجود ہیں، کین کمشنر موجود ہیں اور سیکرٹری خوراک بھی موجود ہیں لہٰذا آج اجلاس کے بعد بیٹھ کر اس معاملے کو دیکھ لیں۔ اگر وہ process میں ہیں تو ٹھیک ہے لیکن اگر یہاں پر غلط بیانی کی گئی ہے تو پھر آپ مجھے ایوان میں آکر بتائیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! پچھلے پانچ سالوں میں کئی دفعہ آپ کے چیمبر میں اس کی سماعت ہوئی ہے لیکن ان کو منطقی انجام تک نہیں پہنچایا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! میرے چیمبر میں نہیں ہوئی۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! ان بے چارے زمینداروں کا کیا قصور ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! جو auction process ہونا تھا وہ روک دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب! آپ کوئی بات کرنا چاہتے تھے؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ رانا صاحب کو بلا کر اُن کو بتائیں کہ اس پر کیا process ہو رہا ہے؟

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! اس auction process کو روک دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ process ہو رہا ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! وہ process نہیں ہو رہا بلکہ روک دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب میں آپ کی بات کا یقین کروں یا اُن کی بات پر یقین کروں؟

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! اگر میں غلط بات کر رہا ہوں تو آپ مجھے جو مرضی سزا دے سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ اب process نہیں ہو رہا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چوہدری محمد اسدﷲ): جناب سپیکر! رانا صاحب! اجلاس کے بعد۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ایک کام کرلیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! صبح تو آپ آئیں گے ناں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چوہدری محمد اسدﷲ): جناب سپیکر! میں صبح آؤں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ابھی اجلاس کے بعد بیٹھ جائیں اور مجھے چیک کرکے صبح ایوان میں بتائیں کہ کیا رانا صاحب صحیح کہہ رہے ہیں یا آپ صحیح کہہ رہے تھے۔ یہ لازمی آپ صبح آکر بتائیں گے کہ کیا وہ process روک دیا گیا ہے، ان کے بقول کہ نیلامی کا process روک دیا گیا ہے۔ یہ چیک کرکے بتائیں گے کہ process ابھی continue ہے یا روک دیا گیا ہے؟ یہ آپ صبح بتائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چوہدری محمد اسدﷲ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! انہوں نے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ میں نے کہہ دیا ہے اور ابھی آپ میٹنگ کریں گے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! یہ صبح میٹنگ کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ ابھی میٹنگ کریں گے اور صبح ایوان کو بتائیں گے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! اس کی رپورٹ پھر کب آئے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس حوالے سے کل صبح ایوان کو بتائیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اگست 2014 کے اندر گورنر ہاؤس میں ایک میٹنگ ہوئی تھی۔ اس وقت رانا محمد اقبال خان صاحب سپیکر تھے جس وقت میٹنگ کا time set ہوا تھا اور اس سے اگلے دن وہ گورنر بن گئے اور گورنر ہاؤس کے اندر ہی میٹنگ ہوئی جو کہ ریکارڈ کی بات ہے۔ سردار وقاص حسن موکل، شیخ علاؤالدین، منسٹر فوڈ، سیکرٹری فوڈ، کین کمشنر اور سپیکر یا گورنر پنجاب اس میٹنگ کے اندر شامل تھے۔ میں یہ ریفرنس اس لئے دے رہا ہوں کہ ایک سال گزر گیا ہے اور آج بھی ہم وہیں سے بات دوبارہ شروع کررہے ہیں اور یہ بات میں on record کررہا ہوں اگر ایک لفظ بھی

یہاں پر غلط بیان کروں تو میں اس کا جوابدہ ہوں گا۔ کین کمشنر نے میٹنگ کے شروع ہوتے ہی کہا کہ 95 فیصد payments ہو چکی ہیں۔ 95 فیصد payments کی definition کیا ہے کہ چار مہینے آگے کے چیک کاٹ کر کسانوں کو دے دیئے گئے ہیں۔ زمیندار کا گنا آپ دسمبر میں لیں، اکتوبر، نومبر میں انہیں payment کریں تو یہ ظلم ہے لیکن کاغذی کارروائی کے اندر یہ ہو گیا ہوا ہے جو کہ پچھلے سال کی بات ہے اور اس کا کوئی سدباب نہیں ہوا۔ آج ہم یہاں پر کھڑے ہوئے ہیں اور میں کسی اور شوگر ملز کی بات نہیں کروں گا بلکہ میں اپنے ضلع قصور کی شوگر ملز کی بات کروں گا۔ آپ بات قرقی کی کر رہے ہیں اور آپ بات نیلامی کی کر رہے ہیں۔ 350 ایکڑ زمین کے اوپر ملز بنی ہوئی ہے اور 350 ایکڑ زمین سے 8 یا 9۔ ارب روپے آپ کیسے واپس کریں گے؟ کسی ایک جگہ پر آپ دنیا میں مجھے ریکارڈ دکھادیں کہ جہاں پر نیلامی سے default amount پوری ہو گئی ہو اور ہم کس کو بے وقوف بنا رہے ہیں؟ یہ بات یہیں کے ریکارڈ کی ہے اور میں تقریر میں سے نکال سکتا ہوں۔ شیخ علاؤالدین نے بات کی تھی اور میں نے انہیں second کیا تھا۔ ہم دونوں پارلیمنٹیرین اس کمیٹی کے اندر تھے۔ دو سال میں کچھ نہیں ہوا اور آج ہم یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اب بھی میں ذمہ داری کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جب کرنے والے چہرے وہ ہوں تو ہونا کیا ہے؟

جناب سپیکر! اگلی بات 350 ایکڑ زمین سے 8۔ ارب روپے کا default میں نہیں سمجھتا کہ پورا ہو گا۔ پارلیمانی سیکرٹری بالکل ٹھیک بات کر رہے ہوں گے لیکن کسانوں کو اس کا کیا فائدہ کیونکہ جس کی سفارش ہے وہ کٹوتی کے بعد پیسے لے کر چلا جائے گا اور چھوٹے کسان بے چارے دربدر کی ٹھوکریں کھائیں گے۔ میں دوبارہ ذمہ داری کے ساتھ یہ کہنے کو تیار ہوں کہ آپ صبح کسی کمیشن کو برادر شوگر ملز میں بھیجیں اور اگر آپ کو وہاں پر کھنڈر کے علاوہ کوئی چیز نظر آجائے تو میں ذمہ دار ہوں کیونکہ ساری مشینری انہوں نے نکال لی اور سارا سکریپ انہوں نے نکال لیا اور ساری equipment انہوں نے خود نکال لی ہے۔ جو بڑی چیز نہیں جا سکتی تھی وہ re-allocation تو اس کے علاوہ ابھی بات ہے۔

جناب سپیکر! ہم کس کو بیوقوف بنا رہے ہیں، میں آپ کو یا آپ مجھے یا پارلیمانی سیکرٹری ایوان کو؟ ذمہ داری کس کی ہے، اس بیوروکریسی کی ہے، میں کین کمشنر کی کہتا ہوں، میں سیکرٹری کی کہتا ہوں اور میں منسٹر کی کہتا ہوں۔ کسی کی تو ذمہ داری ہے اور یہ defend انہیں کر رہے ہیں جن کا لینا دینا ہی کوئی نہیں ہے۔ بالکل ان کی بات ٹھیک تھی کہ بھئی ایک بندہ آپ کے اربوں روپے کی زمیندار کی روزی روٹی دبا کر بیٹھا ہوا ہے اور ہم یہاں پر لڑ رہے ہیں۔ اس پر آپ کیا کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کوئی طریق کار بتائیں ناں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں یہی کہنے لگا تھا۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ان کا case نیب کو ریفر کریں تاکہ انہیں پتا چلے کہ اسمبلی کی اتھارٹی کیا ہوتی ہے، حکومت کیا ہوتی ہے، یہ ساری بیوروکریسی مل کر آپ کے کسانوں کے ساتھ کیا کر رہی ہے اور آپ نے کسان کی کون سی فصل پوری اٹھائی ہے؟ آپ نے اس صوبے کو برباد کر دیا ہے چار سڑکیں بنانے کے لئے اور آپ صرف سڑکوں کے پیچھے نہ پڑیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! سیاسی پوائنٹ سکورنگ نہ کریں۔ نہیں، ایسا نہ کریں اور ڈیپارٹمنٹ یہاں پر موجود ہے اور آپ کوئی تجویز دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو آپ نے یہاں بلایا ہوا ہے اور پچھلے چار گھنٹوں سے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ ایسے نہ کریں اور سیاسی پوائنٹ سکورنگ نہ کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جو بڑے زمیندار ہیں انہیں تو پیسے مل جائیں گے لیکن "ماڑے" کسان کو تو ادائیگی نہیں ہوگی اور اس حکومت کی کون سی کل سیدھی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ میاں صاحب! ایسے نہ کریں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ کا حکم تھا کہ تجاویز دیں تو میں تجویز دیتا ہوں اور یہ request ہے کہ سب سے پہلے تو آپ بات وہاں سے شروع کریں جس کا میں نے ریفرنس دیا ہے۔ گورنر ہاؤس میں میٹنگ کی تھی کسی بند کمرے میں نہیں تھی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے اس کا پتا نہیں لیکن کل یہاں پر بات ہوئی تھی تو منسٹر صاحب ایران گئے ہوئے ہیں اس لئے میں نے پارلیمانی سیکرٹری، سیکرٹری خوراک اور کین کمشنر کو یہاں آنے کا پابند کیا تھا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! بالکل کین کمشنر وہاں پر تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے یہاں پر آ کر تفصیل بتائی ہے تو اب آپ بتائیں کہ مزید کیا کرنا چاہئے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ ایک بھینس کے آگے ہم کب تک بین بجائیں گے؟ دو سال پہلے میں اس میٹنگ میں شامل تھا جس میں یہ بات کی گئی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔اس وقت آپ یہ جو بتا رہے ہیں کہ انہوں نے ملز کو seal کر دیا ہے تو اس وقت بھی یہ seal کر دی تھی؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کین کمشنر کے exact words تھے---

جناب قائم مقام سپیکر: کیا words تھے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ "ہماری ذمہ داری صرف اتنی ہے کہ ہم متعلقہ فیکٹری یا مل مالک کو یہ request کر سکتے ہیں یا بتا سکتے ہیں کہ آپ نے کتنی payment دی ہے، ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے"---

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔انہوں نے بہت کچھ کیا ہے۔جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بتائیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! مجھے بتائیں کہ برادر شوگر ملز کے حوالے سے اب تک کیا انہوں نے کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: فی الحال توان کی پراپرٹی seal کر کے اس کو نیلام کرنے کے لئے auction پر وہ چلے گئے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ ذمہ داری سے کہیں کہ 8-ارب روپے میں وہ پراپرٹی فروخت ہو کر ایک ایک کسان کی ایک ایک پائی دی جائے گی تو میں اپنی بات سے پیچھے ہٹ جاتا ہوں۔یہ ذمہ داری سے کہیں---

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تو آپ appreciate کریں ناں کہ کوئی اچھا کام تو انہوں نے شروع کر دیا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! کل ہوا کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: کیا مطلب ہے یہ اچھا کام ہی وہ کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! میرے بھائی جذبات میں ہیں---

جناب قائم مقام سپیکر: جذبات کی بات نہ کریں اور مہربانی کریں میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ کیس نیب کو refer کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ایک منٹ لوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پہلے آپ پارلیمانی سیکرٹری کی بات سن لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! نہیں۔ میں اس مسئلے کا حل بتانے لگا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! دیکھیں، کاشتکار تکلیف میں ہیں اور یہ بات ماننے والی ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہم بھی انہی کے لئے یہاں پر بات کر رہے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش سنیں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہے کہ آپ اتنا وقت دیتے ہیں اور آپ اس pulls کو بھی سمجھ رہے ہیں اور ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا یہ فرض ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ then it has to be sort out کوئی حل تو نکلے ناں۔ کاشتکار 14-2013 کے CPRs لے کر پھر رہے ہیں اور 13-2012 کے بھی لے کر پھر رہے ہیں for instance برادر شوگر ملز چونیاں کے ذمے پارلیمانی سیکرٹری نے بھی بتایا کہ 87 کروڑ 87 لاکھ روپے ہیں۔ چلیں، یہ statement مان لی جائے لیکن وہ payments جو due پر clear کی گئیں تو کیا وہ clear ہو گئی ہیں اور کیا کاشتکاروں کے چیک آنر ہو چکے ہیں؟ یہ سوالات ہیں اور اگر تو یہ چیکوں کی رقم کو منہا کر کے 87 کروڑ روپے کہہ رہے ہیں تو وہاں پر ہم نے آپ سے گزارش کی کہ ان کی بنک کی liabilities بھی ہیں، کین کمشنر یہاں بیٹھے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے پہلے بتا دیا ہے کہ جب وہ نیلام کریں گے تو پہلے کسانوں کو پیسے دیں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس کے procedure میں یہ provided نہیں ہے کہ وہ کیسے دیں گے۔ ایک ملز defaulter ہے تو کین کمشنر اس ملز کی پراپرٹی آپ seal کر دیتے ہیں تو وہ بنک کی liabilities دے گا یا کسانوں کی دے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ پہلے کسانوں کو دیں گے۔ آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات سن لیں کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم اور آپ لوگ زمینداروں کے حالات کی وجہ سے ان کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ پہلے تو میرے بھائی نے 8۔ارب روپے کا کہا ہے۔ پنجاب میں سب سے زیادہ جو payment گنے کی دینی ہے وہ برادر شوگر ملز کی 87 کروڑ 87 لاکھ روپے کی ہے اور اس سے زیادہ پنجاب میں کسی شوگر ملز کی ادائیگی نہیں ہے۔۔۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! کین کمشنر نے statement دے دینی ہے کہ انہیں آٹھ مہینے آگے کے چیک دے دیئے گئے paper on یہ payment ہو گئی ہے لیکن میرا سوال صرف اتنا ہے کہ total outstanding payment میں سے مجھے وہ بتایا جائے جو زمیندار کی جیب میں پیسا گیا ہے۔ چیک کی بات میں نہیں کر رہا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کہہ رہے تھے 8۔ارب روپے لیکن انہوں نے 87 کروڑ روپے کہا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ 87 کروڑ روپے وہ ہے جو outstanding ہے clarity کے لئے میں کہہ رہا ہوں کہ جتنی outstanding میں آپ کو ڈائریکٹ چیک دے دیا ہے میری طرف سے وہ معاملہ clear ہے۔ اگر مجھے وہ چیک آٹھ مہینے بعد کا مل رہا ہو اور درمیان میں وہ default کر گئی ہے تو میں اس چیک کا کیا کروں گا؟ میں صرف یہ بات کر رہا ہوں کہ ہم numbers کے پیچھے نہ چھپیں چاہے وہ 87 روپے ہی ہوں۔ اگر دینے ہیں تو دینے ہیں ان کو چیک دے کر ٹرخانا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! میرے بھائی 8۔ارب روپے کی بات کرتے ہیں۔ 14-2013 میں برادر شوگر ملز نے کسانوں کو total ادائیگی کی ہے۔ ہمارے پاس کوئی ایسا process نہیں ہے کہ اگر کوئی چیک لے کر گھر چلا گیا ہے اور اس کو ادائیگی نہیں کی ہے تو لوگ آئیں کیونکہ کین کمشنر کو اسی لئے بٹھایا ہوا ہے کہ ہمارے پاس آ کر بتائیں کہ ان کے پاس چیک ہے لیکن ادائیگی نہیں ہوئی۔ 14-2013 کی برادر شوگر ملز نے total payment clear کی ہے اور میرے بھائی کہہ رہے ہیں کہ 8۔ارب روپے کے defaulter ہو رہے ہیں۔ انہوں نے 15-2014 میں جو گنا خریدا ہے وہ ٹوٹل ایک ارب 72 لاکھ روپے کا ہے جس میں سے 85 لاکھ روپے زمینداروں کو

payکر دیا ہوا ہے اور 87 کروڑ روپے کسانوں کا بقایا ہے جس کے لئے ایک procedure ہے جو قانونی procedure ہے اُس سے آگے ہم لوگ بھی نہیں جا سکتے۔ ایک طریق کار آئین میں طے ہے اُس کو adopt کر رہے ہیں۔ ہم اِن کے ساتھ کھڑے ہیں اگر یہ شوگر ملpayments نہیں دے گی تو ہم اس کو قرقی کرنے جا رہے ہیں اور یہ ہم کسانوں کی payments کے لئے کر رہے ہیں۔ ڈی سی اوز کو with interest لکھا ہے اور لاء موجود ہے آپ پہلے assess نہیں کر سکتے کہ زمینداروں کو قرقی کرنے کے بعد بھیpayments ملے گی یا نہیں ملے گی جو rules اورact میں طریق کار واضح کیا گیا ہے اُس کو adopt کر رہے ہیں انشاء اللہ کسانوں کو 100 فیصد ادائیگیاں کروائیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!۔۔۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ نہیں۔ جی، اب توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں، توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 817 جناب محمد سبطین خان کا ہے، یہ move کر دیا گیا ہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ توجہ دلاؤ نوٹس اٹک سے متعلقہ ہے آج جناب محمد سبطین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ take up تو نہیں ہو سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: لاء منسٹر صاحب! یہ move ہو چکا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ جو واقعہ ہوا ہے اس پر۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! یہ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 817 چودھری شمشاد احمد خان (مرحوم) کے حوالے سے ہے۔

گوجرانوالہ: ممبر اسمبلی کا بیٹا اور دوست سمیت قتل سے متعلقہ تفصیلات

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ انتہائی اندوہناک اور افسوسناک واقعہ ہے جس پر اسمبلی میں اس سے پہلے بھی بحث ہو چکی ہے اس واقعہ میں ہمارے بہت ہی معزز ممبر اور پیارے دوست چودھری شمشاد احمد خان (مرحوم) کی شہادت ہوئی اس میں پہلے مقدمہ نامعلوم ملزمان کے خلاف درج ہوا تھا اور اُس میں ایک ملزم رفیق عرف فیقی ورک نامزد ہوا تھا اس نے اُن کے

خلاف الیکشن میں بھی حصہ لیا تھا بعد میں تتیمہ بیان میں 13 ملزمان نامزد ہوئے جس میں ملزم ابو بکر اور نوید جو موقع پر فائرنگ کرنے والے ملزمان میں شامل تھے ان دونوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔اس کے علاوہ طارق عرف پٹواری اور ظفر اللہ یہ بھی موقع پر موجود اور فائرنگ میں ملوث تھے یہ ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے۔اس کے علاوہ جن ملزمان نے ریکی کی اور اُس کے بعد اس منصوبے کے اوپر عمل کیا اُن میں شہباز عرف سیف اللہ، صابر حسین، اویس طارق، نکی حسین یہ بھی گرفتار نہیں ہوئے اور جو ملزمان دفعہ 109 میں جن کے ایماء پر یہ کام ہوا یہ رفیق عرف فیقی، شہباز احمد، سرفراز پسران فقیر محمد اور خود فقیر محمد نے اس جرم کی planning کی planning کے بعد اُس وقوعہ سے چار دن پہلے یہ تمام لوگ اپنی فیملی سمیت دبئی شفٹ ہو گئے اور اُس کے بعد جن لوگوں کا میں نے پہلے نام لیا ہے انہوں نے ریکی کی اور موقع پر ابو بکر، نوید، طارق عرف پٹواری اور ظفر اللہ فائرنگ میں ملوث پائے گئے ان میں سے شہباز عرف سیف اللہ، صابر حسین، اویس طارق جو ریکی میں ملوث تھے وہ گرفتار ہو چکے ہیں اور جو چار لوگ فائرنگ میں ملوث تھے اُن میں سے دو گرفتار ہو چکے ہیں باقی ملزمان کے خلاف زیر دفعہ 87زف کارروائی CLPC عمل میں لائی جا رہی ہے۔اُن کی پراپرٹی identify ہو گئی ہیں اُن کو attach کر دیا گیا ہے اس کے بعد اُن کی پراپرٹی کو نیلام کیا جائے گا جو ملزمان باہر ہیں اُن کے Red Warrants حاصل کئے جا رہے ہیں اور یہ کوشش کی جائے گی کہ اُن کو باہر سے لا کر گرفتار کر کے انصاف کے کٹہرے میں پیش کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس سردار شہاب الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ issue اسمبلی میں پہلے بھی discuss ہوا تھا اس پر فیصلہ ہوا تھا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending رکھا جائے گا کہ جب تک یہ سارے ملزمان arrest ہو کر نہیں آتے جب بھی کسی کیس کی پیروی چھوڑ دی جاتی ہے وہ وہیں کا وہیں رہ جاتا ہے یا لاء منسٹر صاحب بتا دیں کہ ہم اتنے عرصہ میں ان سب ملزمان کو arrest کر کے واپس لائیں گے یا اُس وقت تک یہ سارے ایوان نے اُس دن رائے دی تھی اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending رکھا جائے گا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں طارق محمود صاحب! آپ نے ابھی سنا کیا ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے ساری بات سنی ہے لیکن ابھی ملزمان تو باہر ہیں جنہوں نے سارا کچھ کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں طارق محمود صاحب! آپ اب بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس مقدمے کی تفتیش اور پیروی کے حوالے سے top priority ہے اس میں قطعاً کسی قسم کی کوتاہی روا نہیں رکھی جائے گی میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں اور دوسرا یہ کہ جب کوئی معزز ممبر یہ محسوس کرے کہ اس میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی ہے تو آپ آج توجہ دلاؤ نوٹس move کریں اگلے دن take up ہو جائے گا اس میں کوئی ایسی بات نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 856 میاں طارق محمود!

منی مارکیٹ گلبرگ لاہور میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے خوف وہراس و دیگر تفصیلات

856 میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 2 اور 3-اگست کی درمیانی رات ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے منی مارکیٹ 35L گلبرگ 2 لاہور میں 5 سے 7 منٹ تک آتشیں اسلحہ سے فائرنگ کی، موقع پر گولیوں کے 30 سے 35 خول پولیس چوکی غالب مارکیٹ نے اپنی تحویل میں لئے، ڈاکوؤں کی فائرنگ سے تمام اہلیان علاقہ خوف وہراس کے عالم میں گھروں سے باہر آ گئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس کا جز (ب) بھی پڑھ دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بابت چوکی غالب مارکیٹ میں 3-اگست 2015 کو متاثرہ افراد نے ایف آئی آر کے اندراج کے لئے درخواست گزاری، اس درخواست پر کیا کارروائی ہوئی؟

(ج) اگر پولیس نے ملزمان کو گرفتار کیا ہے تو مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب،ج) اس پر مقدمہ نمبر 696/15 مورخہ 15-08-26 بجرم 337H2/440 درج رجسٹر ہو چکا ہے اور اس میں موقع سے evidence ہے popular account ملا ہے اُس کی بنیاد پر تفتیش کو آگے بڑھایا جا رہا ہے اور جلد ملزمان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 864 جناب محمد سبطین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں یہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے حوالے سے ہے یہ بڑا اہم تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ واقعی بہت اہم ہے اور آپ اس کو pending فرما لیں اور میں معزز ایوان کو اتنا شیئر کرنا چاہوں گا کہ اس میں CTD جو ہمارا Counter Terrorism کا ادارہ ہے جس کو بہت بہتر training، بہتر وسائل اور اُن کو ہر قسم کا equip کیا گیا ہے۔ وہ Counter Terrorism Force پُرعزم ہے to fight against terrorism وہ بھی اس پر پوری تندہی سے کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ جو ہماری Intelligence Agencies سول بھی اور عسکری وہ بھی اس کیس کے اوپر پوری طرح سے کام کر رہی ہیں اور اس میں کافی clues ملے ہیں اور اس میں بڑے بہتر اور positive انداز سے تفتیش کا عمل آگے بڑھ رہا ہے۔ اس میں وہ لوگ جنہوں نے اس چیز کو plan کیا، جنہوں نے موقع پر اس جرم کا ارتکاب کیا ان کی کافی حد تک identification ہو چکی ہے۔ چونکہ تفتیش کو آگے بڑھانے کے معاملات ہیں اس کے پیش نظر اس کو ابھی پبلک کرنا مناسب نہیں ہے لیکن یہ ادارے ان لوگوں تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں جن لوگوں نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے اور انشاء اللہ ان کو جلد گرفتار کر کے انہیں ان کے جرم کی سزا دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کر دیں یا dispose of کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 868 محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔

جہلم: معزز ممبر اسمبلی کے بیٹے پر فائرنگ سے متعلقہ تفصیلات

868: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بحوالہ "دنیا" نیوز چینلز 26۔ اگست 2015 کی خبر کے مطابق دن 12:00 بجے تین مسلح افراد مسلسل 30 سے 45 منٹ تک ضلع جہلم میں میرے ڈیرے اور میرے بیٹے تیمور پر فائرنگ کرتے رہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بروقت اطلاع دینے کے باوجود پولیس موقع پر نہ پہنچی؟

(ج) کیا اس واقعہ کی ایف آئی آر درج ہو گئی ہے، تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری میں کیا پیشرفت ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں مقدمہ درج ہو چکا ہے اور ملزمان کی گرفتاری تو نہیں ہوئی لیکن کچھ لوگوں کو ان کی نشاندہی پر شامل تفتیش کیا گیا ہے لیکن اس میں جو جواب ہے تو میری بات محترمہ سے ہوئی ہے وہ اس پر مطمئن نہیں ہیں۔ میری بات ڈی پی او سے ہوئی تو ڈی پی او یہ فرما رہے تھے کہ ہمیں محترمہ یا جو ان کے گواہان ہیں ان سے رابطے میں مشکل پیش آ رہی ہے جبکہ محترمہ کا مؤقف یہ ہے کہ انہوں نے متعدد بار ڈی پی او سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن ان کا رابطہ نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! میں نے ان سے گزارش کی ہے کہ ابھی جب ایوان ملتوی ہوتا ہے یا اس میں کوئی وقفہ ہوتا ہے تو محترمہ اور ڈی پی او کو بٹھا کر میں خود بھی ان کی بات سن لیتا ہوں اور قائد حزب اختلاف بھی بیٹھ جائیں تو اس میں جو بھی پیشرفت ہوئی ہے اس سے ان کو آگاہ کر دیتے ہیں نیز جو مزید پیشرفت محترمہ مناسب خیال کرتی ہیں اس کے مطابق ڈی پی او اس معاملے کی تفتیش اور ملزمان سے گرفتاری سے متعلقہ معاملات کو انشاء اللہ آگے بڑھائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔اب تحریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے۔پہلی تحریک استحقاق محترمہ راحیلہ انور کی ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!اس تحریک استحقاق کو pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب قائم مقام سپیکر: اب رانا عبدالروف مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک التوائے کار نمبر 237 اور 728 بابت سال 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

رانا عبدالروف: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحاریک التوائے کار نمبر 14/237 اور 14/728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک التوائے کار نمبر 14/237 اور 14/728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک التوائے کار نمبر 14/237 اور 14/728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں آپ کو کافی دیر تک بلاتا رہا لیکن مجھے لگتا ہے کہ شاید آپ کہیں پھنس گئے تھے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے کوئی اطلاع نہیں تھی کہ آج یہ معاملہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کو اطلاع تھی۔

شیخ علاؤالدین: جناب! آپ نے یہ فرمایا تھا کہ کین کمشنر کو آپ کے چیمبر میں بلایا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ جی، میں نے چیمبر میں بلا کر کیا کرنا تھا؟ میں نے ایوان کا کہا تھا۔ چیمبر میں ہی وہ بیٹھا رہا ہے اور تقریباً 2:00 بجے سے سیکرٹری اور کین کمشنر بیٹھے رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ سے یہی عرض کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت دیں کہ جب میں نے یہ معاملہ ایوان میں اٹھایا اس کے بعد یہ مل seal کرنے کے لئے گئے لیکن مل اس وقت seal کی گئی جب اندر کوئی saleable goods نہیں تھیں۔ وہاں saleable goods نہیں ہیں اور میری عرض یہ ہے کہ ایک سال سے زیادہ کا outstanding ہے۔ میرے کہنے کے بعد مل seal کی گئی اور وہاں پر سکریپ پڑا ہوا ہے۔ آپ خود دیکھیں کہ اگر میرے کہنے پر مل seal ہوئی تھی اور پورے پنجاب میں دوسری ملوں نے بھی پیسا دینا ہے تو انہوں نے وقت پر کارروائی کیوں نہیں کی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اب ہو گیا ہے، آپ نے point out کیا وہ ادھر آئے انہوں نے گارنٹی دی اور ایوان کو ensure کروایا گیا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مسئلہ ابھی حل نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس پر کافی detail سے بات ہو گئی ہے اس کی قرقی کے لئے---

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کمیٹی بنا دیں میں آپ کو recovery کا طریق کار بتا دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ مجھے نہ بتائیں وہ منسٹر فوڈ کے کمرے میں بیٹھے ہوئے ہیں انہیں جا کر recovery کا طریق کار بتا دیں وہاں پر پارلیمانی سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ میرے حلقے کا معاملہ ہے لوگ بے پناہ پریشان ہیں آپ اس پر کمیٹی بنا دیں۔ جب میں یہاں مسئلہ اٹھاتا ہوں تو اس وقت مل seal ہو جاتی ہے۔ 4.5- ارب روپیہ بنکوں کا دینا ہے۔ مجھے collator کو بڑھانا بھی آتا ہے گھٹانا بھی آتا ہے۔ collator بڑھا کر 4.5- ارب روپیہ بنکوں کا create کیا گیا تو payment کہاں سے ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اب وہ چلے گئے ہیں میں اس پر کوئی بات نہیں کر سکتا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کمیٹی بنا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ آپ جا کر ان کے ساتھ بیٹھ جائیں وہ بیٹھے ہوئے ہیں میں نے ان کو پابند کیا ہے۔ آپ جا کر انہیں یہ بات بتائیں وہ یہاں گارنٹی دے کر گئے ہیں کہ انہوں نے کسانوں کا 87 کروڑ روپیہ دینا ہے۔ انہوں نے نوٹس کر دیا ہے جس وقت مل نیلام ہو گی سب سے پہلے وہ کسانوں کے پیسے دیں گے پھر وہ کوئی اور کام کریں گے۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 161/15 میاں نصیر احمد صاحب کی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! تحریک التوائے کار کا کیا کرنا ہے، کیا اس کو pending کرنا ہے؟

جام پور (راجن پور) میں محکمہ انہار کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ (---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس میں demarcation تقریباً ہو چکی ہے ڈیپارٹمنٹ نے encroachment remove کرنے کے لئے 08-09-2015 تاریخ رکھی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار میاں طارق محمود کی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اس کے لئے کمیٹی بنائیے یہ ایک اہم معاملہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس کے بعد بات کرتے ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار نمبر 236/15 میاں طارق محمود کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

ایلیٹ ٹریننگ سکول بیدیاں روڈ پر دوران ٹریننگ وفات پانے والے کانسٹیبلز کے ورثاء کو قانونی مراعات دینے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار دو پولیس ملازمین جو کہ دوران سروس فوت ہوئے تھے ان کے متعلق ہے۔ ان کے کچھ بقایاجات ادا ہو گئے ہیں لیکن ایک انکوائری رپورٹ میں نے ڈیپارٹمنٹ کو کہی ہے کہ وہ بھیجے جس سے یہ صحیح ثابت ہو سکے کہ rules کے مطابق ان کو بقایاجات ادا ہوئے یا نہیں۔ اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 270/15 شیخ علاؤالدین کی ہے۔

لاہور میں ادیبوں اور شاعروں کی مالی امداد کے لئے رائٹرز گلڈ آف پاکستان کی عمارت زبوں حالی کا شکار

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب مفصل موصول تو نہیں ہوا لیکن شیخ صاحب کی اس میں خواہش یہ تھی کہ یہ جو بلڈنگ ہے اس کے سلسلے میں۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے تو یہی نہیں پتا کہ میری خواہشات کیا تھیں مجھے کاپی ملے گی تو میری خواہشات کا پتا لگے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شیخ صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 15/270 ہے آپ نے یہ تحریک پڑھ لی ہے۔ جب آپ نے پڑھ دی ہے تو پھر یہ آپ کی خواہش سے نکل گئی ہے۔

جناب سپیکر! اس میں شیخ صاحب یہ کہتے ہیں کہ ایوان کی یہ کمیٹی اس عمارت کے بہترین استعمال اور آمدن کے لئے جس کے ممبر چیئرمین پی اینڈ ڈی اور سیکرٹری خزانہ ہوں بنائی جائے تاکہ محرک کے ذہن میں جو مطلوبہ نتائج ہیں وہ حاصل کئے جا سکیں اور ایک تاریخی کام اس معزز ایوان کے ذریعے پایۂ تکمیل تک پہنچے۔

جناب سپیکر! اگر شیخ صاحب یہ سمجھتے ہیں اور جناب بھی اس کو recommend کریں تو اس کے مطابق اگر کمیٹی بن جائے اور وہ کمیٹی عمارت پر بہترین مصرف دیتی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے مطابق یہ dispose of ہو سکتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ پہلی دفعہ مناسب جواب آیا ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ یہ اربوں روپے کی جگہ ہے ہمارے جن معزز ممبران کی یہاں رہائش کا مسئلہ ہے اس سے وہ بھی حل ہوتا ہے۔ آپ اس پر کمیٹی بنا دیں اور یہ اتنی اچھی جگہ ہے کہ اس پر گورنمنٹ کا کوئی پیسا بھی نہیں لگے گا۔ اگر آپ کمیٹی بنا دیتے ہیں تو میں بتا دیتا ہوں کہ اس پر کیا کرنا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: تو پھر اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب امجد علی جاوید، جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ)، محترمہ عائشہ جاوید کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی تحریک التوائے کار نمبر 15/161 کے ساتھ pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/457 جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔

محکمہ صحت کے افسران کا یرقان کی دوائیوں کے لئے مختص رقم
غریب مریضوں پر خرچ کرنے کی بجائے ذاتی فلاح پر خرچ کرنے کا انکشاف

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 27- اپریل 2015 کی خبر کے مطابق کہ محکمہ صحت پنجاب نے یرقان کی ادویات غیر ملکی فارما کمپنیوں سے دُگنا مہنگی خریدنے کا انکشاف۔ خبر میں مزید یہ انکشاف کیا ہے کہ حکومت پنجاب نے غریب مریضوں کے علاج کے لئے تین سالوں میں 2.5- ارب روپے خرچ کرنے کی منظوری دی تو افسروں نے گھپلوں کی منصوبہ بندی کر لی۔ ہیلتھ مافیا نے مقامی دوا ساز کمپنیوں کو راستہ سے ہٹانے کے لئے عالمی ادارہ صحت کی نامنظور شدہ لیبارٹری سے ٹرائل کا بہانہ کر کے ملکی قوانین کی خلاف ورزی کر ڈالی۔ تفصیلات یوں ہیں کہ محکمہ صحت پنجاب نے یرقان کی دوا کی خریداری میں غیر ملکی فارما کمپنیوں سے ملی بھگت کر کے کروڑوں روپے کے گھپلوں کی سازش پر عملدرآمد شروع کر دیا ہے۔ اس وقت پاکستان میں ہر 13 میں سے ایک شخص یرقان کا شکار ہے جس کی اکثریت صوبہ پنجاب سے ہے اس لئے صوبائی حکومت نے یرقان کے تدارک اور علاج کے لئے تین سال میں 2.5- ارب روپے خرچ کرنے کی منظوری دی ہے۔ جسے محکمہ صحت ہزاروں غریب مریضوں کی بجائے ذاتی فلاح کے لئے خرچ کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے غیر ملکی فارما کمپنیوں سے دُگنی قیمت پر ادویات خرید رہا ہے۔ اس طرح ڈرگ ایکٹ اور صوبائی خریداری قوانین کی دفعہ 12 کی کھلی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ متذکرہ صورتحال سے نہ صرف یرقان کے مریضوں میں بلکہ صوبہ بھر کے عوام میں محکمہ صحت کے اس امر کے خلاف بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے اور سخت غم و غصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ مالی سال 15-2014 میں ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز پنجاب نے محکمہ صحت پنجاب میں یرقان کے لئے 54 کروڑ 55 لاکھ 36 ہزار 50 روپے مالیت کی ادویات

خریدنے کے لئے indent بھجوایا۔ محکمہ صحت حکومت پنجاب نے پنجاب پروکیورمنٹ رولز 2014 کے عین مطابق ان ادویات کی خریداری کے لئے قومی اخبارات میں بذریعہ اشتہار ٹینڈر نوٹس پری کوالیفکیشن نوٹس ملکی و غیر ملکی فارما کمپنیوں کو اپنی اپنی bids جمع کروانے کی دعوت دی۔ فارما کمپنیوں کی جمع کردہ bids کو پنجاب پروکیورمنٹ رولز 2014 کے عین مطابق محکمہ صحت کی تشکیل کردہ ماہرین پر مشتمل کمیٹی نے انتہائی ذمہ داری اور احتیاط سے جانچا۔ بعد ازاں lowest bids کو پنجاب پروکیورمنٹ رولز 2014 کے عین مطابق حسب ضابطہ کارروائی کرنے کے بعد purchase order جاری کر دیئے۔ جو ایک بہت competent authority اور ایک کمیٹی جس نے یہ تمام شرائط لاگو کرنے کے بعد مشورہ دیا جن کی نگرانی میں یہ تمام کارروائی مکمل ہوئی۔اس کمیٹی میں ڈی جی ہیلتھ پنجاب پروفیسر ڈاکٹر محمد عمر میڈیکل کالج راولپنڈی، پروفیسر ڈاکٹر آفتاب محسن گوجرانوالہ، پروفیسر ڈاکٹر غیاث النبی لاہور جنرل ہسپتال پروگرام منیجر ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام پنجاب لاہور، پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال شیخ زید ہسپتال لاہور، پروفیسر ڈاکٹر زاہد یسین پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد، پروفیسر ڈاکٹر ارشاد الحسن کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج یونیورسٹی لاہور، پروفیسر ڈاکٹر محفوظ الرحمن ڈائریکٹر بلڈ ٹرانسفیوژن سروسز پنجاب لاہور، چیف ڈرگ کنٹرولر پنجاب لاہور اور ڈاکٹر ادریس پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

جناب سپیکر! مندرجہ بالا ماہرین کے مشورہ کے مطابق اور قواعد کے مطابق مقررہ شرائط کے مطابق جس کا مقصد اعلیٰ معیار کے انجکشن کی خریداری کو یقینی بنانا تھا۔ محکمہ صحت دن رات مریضوں کی بھلائی کے لئے رولز اور قواعد کے مطابق کمیٹی کی recommendation کے مطابق ادویات کی خریداری کے بعد ان کو ہسپتال میں مہیا کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ ملک صاحب آپ اپنی تحریک التوائے کار out of turn لینا چاہتے تھے، آپ کا کوئی زیادہ important معاملہ ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انتہائی اہم معاملہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پیش کریں۔ اس تحریک التوائے کار کا نمبر کیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 703/15 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

ضلع ساہیوال میں حالیہ سیلاب سے دریائے راوی کے کنارے متعدد دیہات زیر آب

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ حالیہ سیلاب میں ضلع ساہیوال میں واقع دریائے راوی کے کنارے گاؤں قطب شہانہ ودیگر موضع جات متاثر ہو رہے ہیں جس سے کروڑوں روپے مالیت کی فصلات تباہ ہو رہی ہیں اور مزید جانی و مالی نقصان کا بھی اندیشہ ہے۔مزید یہ کہ اس سے علاقے کی اراضی اور عوام الناس کو شدید نقصان کا خطرہ ہے جس کی وجہ حکومت پنجاب کی جانب سے تعمیر کئے جانے والے قطب شہانہ پل کے Guide Spar/Spill Ways کی بدولت دریائے راوی کا پانی اب آبادی قطب شہانہ، دلازیریں ومیر شاہ، نتھو اصلی، داد وصلی، نتھو فتیانہ ودیگر چکوک کی آبادیوں کو زیر آب کر رہا ہے جس سے مذکورہ دیہاتوں کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

جناب سپیکر!اس صورتحال سے پورا علاقہ سراپا احتجاج ہے اور احتجاجاً روڈز بلاک بھی کئے ہیں لہٰذا حکومت دریائے راوی کے کٹاؤ اور سیلاب سے تحفظ کے لئے فوری ہنگامی اقدامات کرے تاکہ دیہات کی آبادیاں اور علاقے کی اراضی کو دریا کے بے پرواسیلابی ریلے سے محفوظ بنایا جا سکے اور عوام الناس کی جان و مال کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔جناب سپیکر!اصل میں اس تحریک التوائے کار میں جو ایک مسئلہ اٹھایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ دریا پر جو ایک پل بنایا گیا ہے اور پل جو ہے وہ دریا کا جو پرانا کورس تھا اس پر بنایا گیا ہے، عارضی طور پر دریا نے جب راستہ تبدیل کیا تو دریا کا رخ دوسری طرف ہو گیا لیکن پل جو بنایا گیا ہے وہ original راستے پر بنایا گیا ہے۔اب اس جگہ پر پل بنانے سے دریا کی ایک چھوٹی سی لنک قطب شہانہ گاؤں کی طرف آتی تھی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کا پھر کیا کریں، اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں عرض کر دیتا ہوں کیونکہ میں بھی یہ سمجھتا ہوں اور محکمہ کا بھی مؤقف یہی ہے کہ قطب شہانہ گاؤں کو پانی کی وجہ سے خطرہ موجود ہے لیکن اس سلسلے میں تمام اقدامات کئے گئے ہیں۔ ایک تو وہاں کی چھوٹی creek ہے وہاں پر جس کی وجہ سے پانی آتا تھا، اس کو زمین کے surface کے مطابق plug کر دیا گیا ہے۔ اس سے پانی باہر نہیں آتا، اس کے علاوہ باقی گاؤں کو جو خطرات ہیں، پنجاب حکومت کی ہدایت کے مطابق ٹیکنیکل کمیٹی نے اسے visit کر لیا ہے اور ورکنگ پیپر بھی تیار کر لیا ہے، یہاں پر حفاظتی بند بنا کر اس موضع کی مکمل حفاظت کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ٹیکنیکل کمیٹی کی رپورٹ plus اس کا estimate مرتب کر کے بھیج دیا گیا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ اس کے مطابق اس گاؤں کے جتنے بھی حفاظتی اقدامات ہیں وہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد مکمل کر لئے جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اب یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے بھی کچھ گزارش کرنی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار وقاص حسن موکل! میں آپ کو ابھی ٹائم دیتا ہوں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ دو تین رپورٹیں lay کرنی ہیں، اس کے بعد میاں صاحب نے جو بھی بات کرنی ہے کر لیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ میں اپنی بات کر لوں گا۔

سرکاری کارروائی

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں اس کے بعد پھر بات کر لیں گے۔ صرف دو تین رپورٹیں پیش ہونے دیں اس کے بعد بات کر لیتے ہیں۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال 09-2008 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR ACTING SPEAKER: Financial Statement of Government of the Punjab for the financial year 2008-09. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Financial Statement of Government of the Punjab for the financial year 2008-09.

MR ACTING SPEAKER: Financial Statement of Government of the Punjab for the financial year 2008-09 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-I for examination and report within one year.

حکومت پنجاب کا منصوبہ پروگرام برائے معاونت بحالی خشک سالی کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 10-2009 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR ACTING SPEAKER: Audit Report on the Accounts of Drought Recovery Assistance Programme Project (DRAPP), Punjab for Audit year 2009-10. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Drought Recovery Assistance Programme Project (DRAPP), Punjab for Audit year 2009-10.

MR ACTING SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Drought Recovery Assistance Programme Project (DRAPP), Punjab for Audit year 2009-10 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں سی آر بی سی ایریا (تیسرا مرحلہ) میں رودکوہی کے انتظام و انصرام کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 12-2011 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR ACTING SPEAKER: Audit Report on Management of Hill Torrents in CRBC Area (Stage-III) in D.G Khan and Taunsa District Dera Ghazi Khan, Government of the Punjab, Irrigation Department for audit year 2011-12. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Audit Report on Management of Hill Torrents in CRBC Area (Stage-III) in D.G Khan and Taunsa District Dera Ghazi Khan, Government of the Punjab, Irrigation Department for audit year 2011-12.

MR ACTING SPEAKER: The Audit Report on Management of Hill Torrents in CRBC Area (Stage-III) in D.G Khan and Taunsa District Dera Ghazi Khan, Government of the Punjab, Irrigation Department for audit year 2011-12 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

محکمہ مواصلات و تعمیرات، حکومت پنجاب، لاہور، فیصل آباد، جھنگ، بھکر روڈ (33-42 کلومیٹر) کو دورویہ بنانے کے لئے آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 12-2011 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR ACTING SPEAKER: Audit Report on Dualization of Lahore-Faisalabad-Jhang-Bhakkar Road (length 42-33 KM), Government of the Punjab, Communication and Works Department for audit year 2011-12. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr Speaker! I lay audit Report on Dualization of Lahore-Faisalabad-Jhang-Bhakkar Road (length 42-33 KM),

Government of the Punjab, Communication and Works Department for audit year 2011-12.

MR ACTING SPEAKER: Audit Report on Dualization of Lahore-Faisalabad-Jhang-Bhakkar Road (length 42-33 KM), Government of the Punjab, Communication and Works Department for audit year 2011-12 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

محکمہ مواصلات و تعمیرات، حکومت پنجاب، فیصل آباد، سمندری روڈ (سمندری کے فیصل آباد بائی پاس کے درمیانی حصہ) کو دورویہ بنانے کے لئے آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 13-2012 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR ACTING SPEAKER: Audit Report on Dualization of Faisalabad Sammundri Road (Section between Faisalabad Bypass of Sammundri), Government of the Punjab, Communication and works Department for Audit year 2012-13. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Audit Report on Dualization of Faisalabad Sammundri Road (Section between Faisalabad Bypass of Sammundri), Government of the Punjab, Communication and works Department for Audit year 2012-13.

MR ACTING SPEAKER: Audit Report on Dualization of Faisalabad Sammundri Road (Section between Faisalabad Bypass of Sammundri), Government of the Punjab, Communication and works Department for Audit year 2012-13 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

جی، سردار وقاص حسن موکل!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں صرف تیس سیکنڈ میں اپنی بات مکمل کر لوں گا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ فرمائیں کہ کون بات کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار وقاص حسن مؤکل!

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں چھوٹی سی بات کروں گا کہ ایچیسن کالج کے پرنسپل آغا غضنفر صاحب کو ان کے گھر میں محبوس کیا گیا ہے۔ آپ کی وساطت سے حکومت سے میرا یہ سوال ہے کہ اگر ایک قوم اپنے استاد کے ساتھ اس قسم کا رویہ کرے گی تو اس قوم کا کیا انجام ہو گا؟ بے شک وہ ایچیسن کالج ہے، بے شک وہ گورنمنٹ کالج ہے، بے شک جو مرضی ہے لیکن ایک تعلیمی ادارے کے ہیڈ ماسٹر کے ساتھ اس قسم کا رویہ رکھنا کہاں کی انسانیت ہے؟ وہ غلط رکھا گیا یا ٹھیک رکھا گیا لیکن ایک استاد کے ساتھ اس قسم کی بات کرنا میرے خیال میں اس سے زیادہ تضحیک آمیز بات نہیں ہو سکتی۔ میں آپ سے صرف یہی request کروں گا کہ اس چیز کا notice لیا جائے۔ ہم بطور قوم اپنے استادوں کے ساتھ کیا کر رہے ہیں یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہیں انہوں نے note کر لیا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی سپریم کورٹ کے آرڈر کے حوالے سے گزارش کی تھی، ابھی لاء منسٹر صاحب بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں ایک دن میٹنگ Chair کر رہے تھے تو وہاں پر بھی بات ہوئی تھی کہ اسمبلی کی ساری کارروائی اردو میں کی جائے۔ آج یہ Financial Statement of the Government of the Punjab اور آڈٹ رپورٹس بھی انگلش میں دے دی ہیں۔ جب سپریم کورٹ نے آپ کو کہہ دیا ہے کہ محکموں کے درمیان تمام خط و کتابت اردو میں کی جائے۔ آپ یہاں پر سوالات کے جوابات تو اردو میں کرتے ہیں لیکن قانون سازی انگلش میں لے آتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ 98 فیصد لوگ اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ جب پاکستان کے ایک اعلیٰ ترین ادارے نے یہ بات کہہ دی ہے کہ آپس کی communication اردو میں کی جائے اور آپ نے اس دن کہہ بھی دیا تھا لیکن اس کے باوجود نہیں ہو رہی اور پھر ہمارے ہاتھ میں یہ کتابیں پکڑا دی گئی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے کہہ دیا ہے۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ جیسے آپ ابھی فرما رہے تھے کہ آج انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ میرے حلقے کا 87 کروڑ روپیہ دینا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ اس کو auction کر کے دے دیں گے۔ یہاں وزیر خزانہ بھی تشریف فرما ہیں آپ دیکھیں کہ بنکنگ لاء کے تحت

loaning کا one charge اس کو ملے گا جس کا قرضہ پہلے ہو گا اور میری اطلاع کے مطابق ان پر پندرہ بیس سال پرانا charge بھی ہے۔ اگر auction one charge میں جائے گا تو پہلے بنکوں کو ملے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! ان کو تھوڑا سا ٹائم دے دیں۔ آج بہت سارے ممبران نے اس پر بات کی ہے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے on the floor of the House گارنٹی دی ہے، انہوں نے commitment کی ہے۔ اگر commitment پوری نہ ہوئی تو وہ کہیں بھاگے نہیں جا رہے اور کین کمشنر بھی کہیں نہیں بھاگ رہا ان کو دوبارہ بلا لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر ایک روپے کی چیز پر پانچ روپے کا charge ہے تو وہ بھاگ گئے ہیں۔ میری عرض سنئے کہ انہوں نے 87 کروڑ روپیہ کسان کا دینا ہے جو کہ under the law last charge میں آئے گا first charge ان بنکوں کا آئے گا جنہوں نے انہیں 1999 یا 2000 میں loan دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! ہم بیٹھ کر کیسے تعین کر سکتے ہیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! recovery کا طریق کار for the time دیکھتے ہیں آپ نے جو auction کی بات کی ہے وہ تو سپریم کورٹ میں جاتے جاتے کتنے سال لگیں گے اور کسان تو رل جائے گا۔ آپ اس پر کمیٹی بنا دیں اور charge one create کروا دیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ کمیٹی بنا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تھوڑا سا ٹائم دے دیں میں اس کو دیکھتا ہوں۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز منگل یکم ستمبر 2015 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔